Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri

اسبابِ تکبر

مصنف

شیخ الاصفیاء فخر الاولیاء

حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری لا اُبالی الجیلانی فقیرؒ

المعروف حضرت پتھر والے صاحب

سنہ تحریر ۱۷؍صفر ۱۳۶۰ھ م مارچ ۱۹۴۲ء

تحقیق، تخریج، تدوین، حل اللغات

قطمیرِ غوث اعظمؓ و لطیف لا اُبالیؓ

ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری لا اُبالی الجیلانی سجادؔ

سجادہ نشین بارگاہ حضرت فخر الاولیاءؒ المعروف پتھر والے صاحب

زیر اہتمام

جناب محمد علی شاہ مداری قادری تاجیؒ

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad
Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad
Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Muhaimin Quadri Digitization eGangotri

اسبابِ تکبر

مصنف

شیخ الاصفیاء فخر الاولیاء

حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری لا اُبالی الجیلانی فقیرؒ

المعروف حضرت پتھر والے صاحب

سنہ تحریر ۱۷ر صفر ۱۳۶۰ھ م مارچ ۱۹۴۲ء

تحقیق، تخریج، ترتیب

قطمیرِ غوثِ اعظمؓ ولطیف لا اُبالیؒ

ڈاکٹر سید عبدالمهیمن قادری لا اُبالی الجیلانی

سجادہ نشین بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب، مستعد پورہ، کاروان، حیدر آباد دکن (الھند)

زیر اہتمام

صوفی محمد علی شاہ مداری قادری تاجیؒ

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Digitization eGangotri

کتاب کے بارے میں

یکے از مطبوعات دار الھدی سلسلہ نمبر 66

نام کتاب	:	اسبابِ تکبر
مصنف	:	حضرت فخر الاولیاء سید شاہ عبد الرزاق قادری لااُبالی الجیلانی فقیرؒ
سنہ تحریر	:	۱۷ر صفر ۱۳۶۰ھ م مارچ ۱۹۴۲ء
تحقیق و تخریج	:	ڈاکٹر سید عبد المهیمن قادری لا اُبالی الجیلانی
سنہ اشاعت	:	۲ر جمادی الاولیٰ ۱۴۴۱ھ مطابق 29ر ڈسمبر 2019ء
تعداد صفحات	:	94
تعداد اشاعت	:	1000
قیمت	:	-/300
کتابت	:	محمد جاوید در مطبع دار الھدی
سرورق	:	حافظ محمد انوار اللہ صاحب
طباعت	:	مطبع دار الہدیٰ، مستعد پورہ، حیدرآباد۔
ناشر	:	دار الہُدیٰ پبلیشر،

13-4-486، بارگاہ حضرت پتھروالے صاحب، مستعد پورہ۔ کاروان، حیدرآباد۔ 500 006۔ تلنگانہ اسٹیٹ، الہند۔

فون نمبر

040-24829438, 0091-9396354301, 8686223494, 8099574487

स्कैन्ड / Scanned

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri

رسم اجراء بدست

مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی عظیم الدین صاحب قبلہ (جامعہ نظامیہ)

حقوق

اس کتاب کے مکمل حقوق مطبوعات دارالہدیٰ بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب مستعد پورہ حیدرآباد کے حق میں محفوظ ہیں کوئی فرد، ناشر، مطبع یا کمیٹی، ادارہ دارالہدیٰ یا سجادہ نشین بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب کی اجازت کے بغیر کتاب یا کسی حصہ کو طبع کرنے کی زحمت نہ فرمائیں۔ ورنہ قانونی چارہ جوئی کی جائے گی اور جرمانہ 15,000,00 (پندرہ لاکھ) روپئے عائد کیا جائے گا جو سال 2020ء کے لئے مختص ہوگا۔ یکم جنوری 2021ء سے اس جرمانے میں ہر سال ایک لاکھ روپئے کا اضافہ ہوگا۔

پرنٹرس اور پبلیشرس یا کوئی ایصال ثواب کے لئے اس کتاب کی طباعت کے خواہش مند ہوں تو اُنہیں طباعت کی تحریری اجازت حاصل کرنا ہوگا (مُفت)۔ اور وہ اجازت نامہ کتاب میں شامل کرنا ہوگا۔

دستیابی

13-4-486 بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب،

مستعد پورہ، کاروان، حیدرآباد۔500006۔

لااُبالی اکیڈمی بارگاہِ سرکارِ لااُبالیؒ کرنول

کاظم سیریز حیدرآباد

عرشی کتاب گھر منڈی میر عالم، حیدرآباد

شیخ الاسلام لائبریری حیدرآباد

حسامی بک ڈپو مچھلی کمان حیدرآباد

مینار بک ڈپو نزد چارمینار، حیدرآباد

ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس پرانی حویلی حیدرآباد

ہمالیہ بک ڈپو نامپلی حیدرآباد

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri, Hyderabad. Digitization eGangotri

طِرس

الحمد لله احمد الصمد الخالق. العالم النافع الرزاق. اشهد ان لا الـه الا اللـه وحده لا شريک لـه وهو رب المغارب و المشارق و اشهد ان سيدنا و شفيعنا و هبيبنا و نبينا و مولانا محمد صلى الله عليه وآله وسلم و عبده و رسوله نبی ارسله للانس و الخلائق. و على اٰله و ازواجه و اصحابه و ذريتهٖ و اهل بيتهٖ و اولياءِ امتهٖ مالا ح بارق. اما بعد.

یہ کتاب حضور فخر الاولیاء حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری لا اُبالی الجیلانی قدس اللہ سرہٗ کی تیسری تصنیف ہے جس کا مخطوطہ ۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کتاب کو آپ نے ۱۷ر صفر ۱۳۶۰ھ م مارچ ۱۹۴۲ء میں تحریر فرمایا ہے۔

کتاب کی ابتداء میں تکبر کی تعریف اور علامات قلمبند فرما کر اسباب تکبر کا بیان تفصیل سے تحریر فرمایا جس میں غرور و تکبر کے لطیف اقسام سے بھی پردہ فاش کردیا گیا۔

آپ نے پانچ اسباب تکبر بیان فرمائے: (۱) علم (۲) تقویٰ (۳) حسب نسب (۴) حُسن و جمال (۵) دولت و مال

ہر عنوان کو متعلقہ آیات قرآنی و احادیث مبارکہ کے علاوہ مشہور و معروف کتب کے حوالہ جات سے تفصیلی طور پر مزین فرمایا۔

کتاب کے مطالعہ کے بعد کسی بھی انسان کے دل میں رتی برابر بھی غرور و تکبر ان شاء اللہ نہیں رہے گا۔

میں نے آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور دیگر کتب کے حوالوں کی تخریج کی تاکہ قارئین کو آسانی ہو۔

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad. Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Qadri Digitization eGangotri

ہر کتاب کی طرح اس کتاب پر بھی میں نے دو تاریخی قطعات تحریر کیا۔ جس میں سنہ اشاعت ۱۴۴۱ھ اور عیسوی 2019 برآمد ہوتا ہے۔ فصیح اور فارسی الفاظ کی حل اللغات کی گئی اور جہاں عوام الناس کا املاء کے غلط پڑھنے کا اندیشہ تھا وہاں اعراب بھی لگادیئے گئے تا کہ الفاظ صحیح پڑھے جا سکیں۔

مَیں شکر گزار ہوں برادران خرد سید عبدالمتعال قادری لا ابالی، سید عبدالمستعان قادری لا ابالی، سید عبدالمقسط قادری لاابالی، سید عبدالمؤخر قادری لا ابالی کا جو وقتاً فوقتاً میری مدد کرتے رہے۔ اور جب کبھی تحریری کام کرتے کرتے تھک جاتا تو میرے فرزند سید عبداللطیف ثانی قادری لا ابالی، اور میرے بھتیجے بھتیجیاں بالترتیب مقدام، عمار، امامہ، مخنف، امیرہ، دستگیر اطال اللہ عمرھم میرے پاس آتے اور کچھ دیر دل جوئی کرتے جس کی وجہ سے مَیں تازہ دم ہوجاتا اور پھر تحریری کام میں مصروف ہوجاتا۔

آخر میں مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں محمد جاوید صاحب، محمد انوار اللہ صاحب اور محمد عبدالرزاق صاحب کا جو کتابت اور طباعت کے مراحل انجام دیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم تمام پر رحم و کرم فرمائے اور مصنف مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین

راقم الحروف

قطمیر غوث اعظمؓ و لطیف لا اُبالیؒ

ڈاکٹر سید عبدالمهیمن قادری لا اُبالی الجیلانی

سجادہ نشین بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب

المرقوم ۔۱۲/ شعبان ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۸/ اپریل 2019

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

قطعہ تاریخ سنہ اشاعت

از مرتب

غالیوں کے واسطے ہے یہ کتاب اک راہ بر
غافلوں کو لے کے آتی ہے یہ سیدھی راہ پر
طارف و لعل و گہر سجاد ہے نصرت اثر
۱۴۴۱
یاد آتا ہے خدا پڑھتے ہی اس کو خوب تر

"نصرت اثر" کے اعداد جمع کریں تو ۱۴۴۱ برآمد ہوگا
ہر مصرعہ کے سر حرف کے اعداد یکجا کئے جائیں تو سنہ ۲۰۱۹ ہوتا ہے۔

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

فہرست

نشان سلسلہ	عنوان	صفحہ
1	کتاب کے بارے میں	2
2	حقوق ودستیابی	3
3	طِرس۔ از مرتب	4
4	قطعہ تاریخ سنہ اشاعت	6
5	فہرست	7
6	آغاز۔ از حضرت ہادی دکنؒ	8
7	حضرت فخرِ اولیاءؒ کے مختصر حالات۔ از مرتب	10
8	آغاز کتاب	19
9	تکبر کی تعریف	25
10	اسباب تکبر	29
11	علم	29
12	تقویٰ	50
13	حسب ونسب	56
14	حسن وجمال	66
15	دولت ومال	70
16	المراجع والمصادر	89
17	فہرست مطبوعات دار الہدیٰ	90

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Moizuddin Quadri Digitization eGangotri

آغازِ بنامِ علیم و خبیر

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الاحدِ الصمدِ المعبودِ . المَلِکِ القادرِ المقصودِ .اَشھد اَنْ لّا الٰہ الّا اللّٰہُ وحدہٗ لا شَریکَ لہ وھُو المَوجودُ. واَشھد اَنَّ سیِّدنا و شفِیعنا و مَولا ذِنا محمّدًا صلّی اللّٰہ عَلیہ و الہ و سَلّم الحامدُ والمَحمودُ. وعلیٰ الہٖ و ازواجہٖ و ذُرّیّتہٖ و صَحبہٖ وھم شاھدٌ و مشھودٌ. اما بعد.

حضرت شیخ الاصفیاء فخر الاولیاء سید عبدالرزاق قادری قدس اللہ سرہٗ المتخلص بہ فقیرؔ اپنے وقت کے مشہور ولی کامل صوفیٔ باصفا گزرے ہیں۔ آپ نے سینکڑوں مخلوقِ خدا کو خدا کے حکم سے فیض پہنچایا مگر ہمیشہ نام و نمود اور تشہیر و اشتہار سے اپنے آپ کو دور رکھا۔ نامور صوفی ہوتے ہوئے گمنامی میں اپنی زندگی گزاری...... قبل ازیں میں نے اپنے اجداد کا تذکرہ ایک کتاب میں جمع کیا تھا جس کا نام ’’تذکرہ اجداد ہادی‘‘ ہے۔ جس میں مَیں نے یہ لکھا تھا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی چار تصنیفات ہیں جن میں دو طبع ہوئیں اور دو مخطوطات کتب خانہ میں موجود ہیں...... ان دو مخطوطات میں ایک کا نام ’’تکبر‘‘ ہے۔ یہ مکمل کتاب ۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تکبر کی وضاحت قرآنی آیات اور احادیث شریفہ سے فرماتے ہوئے تکبر کے پانچ اسباب بیان

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Qadri Digitization eGangotri

کئے ہیں اور ہر سبب میں آیات و احادیث کے علاوہ دیگر مستند کتب کا حوالہ دیا ہے۔ میں نے اس میں آیات کا حوالہ یعنے سورت کا نام اور آیت کا نمبر اضافہ کیا ہے۔ (الحمدللہ زیر نظر کتاب کو راقم الحروف نے احادیث مبارکہ کی تحقیق و تخریج سے مزین کیا) اور آخر میں جن کتب سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے استفادہ کیا اس کی فہرست بعنوان المراجع والمصادر دی ہے۔

فقط

عبدالہادی

(حجۃ العلماء والمشائخ ہادی دکن، حکیم وڈاکٹر)

سید محی الدین قادری ہادی لا اُبالی الجیلانی (قدس اللہ سرہٗ)

۲ ر جمادی الاول ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۳ ر جون ۲۰۰۲ء

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

حضرت فخر الاولیاءؒ کے مختصر حالات

ولادت اور حُلیہ

شیخ الاصفیاء فخر الاولیاء حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری لا اُبالی الجیلانی قدس اللہ سرہٗ کی ولادت تعلقہ ادونی ضلع کرنول میں ۵؍محرم الحرام ۱۳۰۶ھ مطابق ۴؍آبان ۱۲۹۷ف مطابق ۱۲؍ستمبر ۱۸۸۸ء یوم چہارشنبہ ہوئی۔ والد محترم کا نام سید شاہ غوث قادری لا اُبالی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ محترمہ کا نام سیدہ خاتون صاحبہ بی بنت حضرت سید شاہ طاہر جُنیدی ہے۔

آپ کا حلیہ متوسط قد، کشادہ و بلند پیشانی، ابرو غیر پیوستہ، بلندی بینی، آنکھوں کے نیچے حلقے، رنگ صاف، داڑھی غیر گنجان اور ٹھوڑی پر (دونوں گالوں پر داڑھی کے بال بہت کم تھے)، گردن بلند۔ گھر میں ہمیشہ سفید کرتا پاجامہ زیب تن فرماتے اور کروشیا کی سفید گول ٹوپی پہنتے۔ نماز جمعہ کے لئے یا کسی تقریب میں جانے کے لئے عبا اور کبھی شایا استعمال فرماتے اور عمامہ پہن کر کندھے پر تیلیہ رومال ڈالتے تھے۔ کبھی شیروانی بھی زیب تن فرماتے۔

حضرت کے والدین

حضرت کے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت سید شاہ غوث قادری لا اُبالی الجیلانی ہے جن کا سلسلۂ نسب بائیسویں (۲۲) پشت میں حضور غوث الاعظم حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی سے اور تینتیسویں (۳۳) پشت میں حضرت امام سیدنا حسن بن سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے ملتا ہے۔ آپ علوم

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

روحانی کے ماہر تھے جس کا تفصیلی تذکرہ عطائے عطا اور ”تذکرۂ اجداد ہادیؔ“ میں موجود ہے۔

حضرت سید عبدالرزاق قادری لااُبالی کی والدہ ماجدہ کا سلسلۂ نسب اکتیسویں (۳۱) ویں پشت میں حضرت ابوالقاسم سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے جبکہ سید شاہ غوث قادری لااُبالی الجیلانی کا شجرۂ خلافت اٹھائیسویں نمبر پر حضرت سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے مل جاتا ہے۔ ان دونوں کے مزید حالات کے لئے مذکورہ دو کتابیں دیکھی جاسکتی ہیں۔

جانشینی

حضرت اپنے والدین کے ہمراہ کبھی کبھی سبزی منڈی (مستعد پورہ) حیدرآباد آکر اپنے تایا محترم و تد دکن حضرت سید عبداللہ شاہ قادری لااُبالی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قیام فرماتے۔ تایا محترم نے اپنے برادر خورد سید شاہ غوث قادری لااُبالی الجیلانیؒ سے اس بات کی خواہش کی تھی کہ ”میرا جانشین آپ اپنے فرزند کلاں سید عبدالرزاق قادری کو بنائیں“ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ”سبزی منڈی کی جملہ جائیداد میری ازواج کی رضامندی سے میرے جانشین کے نام منتقل کردیں اور حکومت کی جانب سے ماہانہ ”یومیہ“ کا اجراء بھی ان کے نام کردیں۔ ادونی کی جائیداد دوسرے رشتہ داروں کو دے دیں“ ...... اس خواہش کی تکمیل میں آپ کے والد آپ کو ادونی سے حیدرآباد لائے۔ ۲/ جمادی الاول ۱۳۱۷ھ کو آپ کے تایا محترم حضرت و تد دکن سید عبداللہ شاہ قادری لااُبالی الجیلانیؒ کا وصال ہوا۔ فاتحہ چہلم کے روز

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pelo Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

علماء ومشائخ کی موجودگی میں آپ کے والد نے خرقۂ خلافت پہنایا اور تایا حضرت کے جانشین بنایا۔ اس محفل میں حضرت کے ایک اور تایا حضرت سید محی الدین قادری لا اُبالیؒ اور بڑے چچا حضرت حضرت سید قادر محی الدین قادری لا اُبالیؒ اور چھوٹے چچا سید شاہ محمد قادری لا اُبالی بھی موجود تھے۔ حضرت وتد دکن سید عبداللہ شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ لا اُبالی الجیلانیؒ کی ازواج بقید حیات تھیں جن کے نام یہ ہیں (۱) سیدہ قادر صاحبہ المعروف بڑی پیرانی بی صاحبہ (۲) امیر بی المعروف چھوٹی پیرانی بی صاحبہ (۳) ظہور بی المعروف ظہوراں بی صاحبہ (۴) رضا بیگم المعروف چھوٹی بی صاحبہ...... جانشینی کے وقت حضرت کی عمر صرف گیارہ سال چھ ماہ تھی۔ اس کے بعد سے وصال تک کے (۵۶) سال کے طویل عرصے تک آپ مسند رشد وہدایت پر قائم رہے۔ آپ کے تایا محترم کے وصال کے دو سال چار ماہ بعد آپ کے والد کا ادونی میں ۹ رمضان ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۰ء کو وصال ہوا۔ ادونی میں عیدگاہ سے متصل آبائی قبرستان میں تدفین ہوئی۔

والد کے انتقال کے بعد آپ چند ماہ اپنی والدہ، برادر خورد حضرت سید شاہ طاہر قادری عطاء لا اُبالی الجیلانیؒ اور دوسری ہمشیرہ فاطمہ صاحبہ بی کے ہمراہ ادونی میں قیام کیے پھر ۲ جمادی الاولیٰ کو حیدرآباد آکر تایا محترم کا عرس کیے اور ادونی لوٹے۔ چند ماہ ادونی میں اور چند ماہ حیدرآباد میں قیام کرتے رہے۔ پھر ہمشیرہ کا انتقال ہوا جو نا کتخدا تھیں۔ ہمشیرہ کے انتقال کے بعد آپ مستقل طور پر حیدرآباد میں سکونت اختیار کیے ۱۳۲۴ء میں آپ کی والدہ کا انتقال ہوا تو آپ نے برادر خورد کو بھی حیدرآباد بلوا کر اپنے پاس ہی رکھ لیا۔

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

علم وفن

حضرت نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے ادونی میں حاصل کی۔ حیدرآباد میں آکر مستقل قیام کرنے کے بعد آپ کی تائیوں نے علوم دینیہ کے حصول کے لئے حیدرآباد کی معروف درس گاہ "جامعہ نظامیہ" میں ۱۵/ شوال ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۱ء کو شریک کروایا۔ آمد ورفت کے لئے رکشا کا انتظام کیا گیا تھا۔ آپ نے جن اساتذہ سے تفسیر، حدیث، فقہ، ادب، فلسفہ اور منطق کا درس حاصل کیا۔ ان میں کے چند اسماء یہ ہیں۔ حضرت سید شاہ حبیب اللہ قادری بخاری، حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادریؒ (محدث دکن) کے والد سید مظفر حسینؒ، محمد حسین شاہ نوری اور سید شاہ جیلانی قادری وغیرہ۔ جامعہ نظامیہ سے فارغ التحصیل ہونے اور سند حاصل کرنے کے بعد آپ نے فن خوشنویسی، فن خطاطی اور فن ناخن سیکھا اور اس میں کمال حاصل کیا...... آپ کی قلمی کتابوں کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ فن خوش نویسی میں کتنے ماہر تھے۔ کتابوں کے علاوہ آمدنی واخراجات کے رجسٹرز اور دوسری کاپیوں میں بھی آپ کی خوش خطی ملتی ہے۔

کتب خانہ

آپ نے اپنے پیرومرشد حضرت وتد دکن سید شاہ عبداللہ شاہ قادری لااُبالی الجیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز کے قائم کردہ کتب خانہ (سنہ قیام ۱۲۷۰ھ م ۱۸۵۴ء) میں موجود سو کتب میں مزید ۷۰۰ کتب کا اضافہ فرمایا۔ اور ہر

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammed Quadri Digitization eGangotri

علماء ومشائخ کی موجودگی میں آپ کے والد نے خرقۂ خلافت پہنایا اور تایا حضرت کے جانشین بنایا۔ اس محفل میں حضرت کے ایک اور تایا حضرت سید محی الدین قادری لا اُبالیؒ اور بڑے چچا حضرت حضرت سید قادر محی الدین قادری لا اُبالیؒ اور چھوٹے چچا سید شاہ محمد قادری لا اُبالی بھی موجود تھے۔ حضرت وتد دکن سید عبداللہ شاہ قادر یر رحمۃ اللہ علیہ لا اُبالی الجیلانیؒ کی ازواج بقید حیات تھیں جن کے نام یہ ہیں (۱) سیدہ قادر صاحبہ المعروف بڑی پیرانی بی صاحبہ (۲) امیر بی المعروف چھوٹی پیرانی بی صاحبہ (۳) ظہور بی المعروف ظہوراں بی صاحبہ (۴) رضا بیگم المعروف چھوٹی بی صاحبہ..... جانشینی کے وقت حضرت کی عمر صرف گیارہ سال چھ ماہ تھی۔ اس کے بعد سے وصال تک کے (۵۶) سال کے طویل عرصے تک آپ مسند رشد وہدایت پر قائم رہے۔ آپ کے تایا محترم کے وصال کے دو سال چار ماہ بعد آپ کے والد کا ادونی میں ۹ رمضان ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۰ء کو وصال ہوا۔ ادونی میں عیدگاہ سے متصل آبائی قبرستان میں تدفین ہوئی۔

والد کے انتقال کے بعد آپ چند ماہ اپنی والدہ، برادر خورد حضرت سید شاہ طاہر قادری عطاء لا اُبالی الجیلانیؒ اور دوسری ہمشیرہ فاطمہ صاحبہ بی کے ہمراہ ادونی میں قیام کئے پھر ۲ر جمادی الاولیٰ کو حیدرآباد آ کر تایا محترم کا عرس کئے اور ادونی لوٹے۔ چند ماہ ادونی میں اور چند ماہ حیدرآباد میں قیام کرتے رہے۔ پھر ہمشیرہ کا انتقال ہوا جو نا کتخدا تھیں۔ ہمشیرہ کے انتقال کے بعد آپ مستقل طور پر حیدرآباد میں سکونت اختیار کئے ۱۳۲۴ء میں آپ کی والدہ کا انتقال ہوا تو آپ نے برادر خورد کو بھی حیدرآباد بلوا کر اپنے پاس ہی رکھ لیا۔

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri, Digitization eGangotri

علم وفن

حضرت نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے ادونی میں حاصل کی۔ حیدرآباد میں آکر مستقل قیام کرنے کے بعد آپ کی تائیوں نے علوم دینیہ کے حصول کے لئے حیدرآباد کی معروف درس گاہ ''جامعہ نظامیہ'' میں ۱۵ر شوال ~~۱۳۲۰ھ~~ مطابق ~~۱۹۰۱ء~~ کو شریک کروایا۔ آمد ورفت کے لئے رکشا کا انتظام کیا گیا تھا۔ آپ نے جن اساتذہ سے تفسیر، حدیث، فقہ، ادب، فلسفہ اور منطق کا درس حاصل کیا۔ ان میں کے چند اسماء یہ ہیں۔ حضرت سید شاہ حبیب اللہ قادری بخاری، حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادریؒ (محدث دکن) کے والد سید مظفر حسینؒ، محمد حسین شاہ نوری اور سید شاہ جیلانی قادری وغیرہ۔ جامعہ نظامیہ سے فارغ التحصیل ہونے اور سند حاصل کرنے کے بعد آپ نے فن خوشنویسی، فن خطاطی اور فن ناخن سیکھا اور اس میں کمال حاصل کیا...... آپ کی قلمی کتابوں کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ فن خوش نویسی میں کتنے ماہر تھے۔ کتابوں کے علاوہ آمدنی واخراجات کے رجسٹرز اور دوسری کاپیوں میں بھی آپ کی خوش خطی ملتی ہے۔

کتب خانہ

آپ نے اپنے پیرومرشد حضرت وتد دکن سید شاہ عبداللہ شاہ قادری لااُبالی الجیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز کے قائم کردہ کتب خانہ (سنہ قیام ۱۲۷۰ھ م ۱۸۵۴ء) میں موجود سو کتب میں مزید ۷۰۰ کتب کا اضافہ فرمایا۔ اور ہر

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Moid Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

کتاب پڑھی۔ ہر کتاب کی ابتداء میں تاریخ آغاز اور مکمل ہونے پر تاریخ تکمیل تحریر فرمائی۔ جانشین حضرت فخر الاولیاءؒ حضرت ہادی دکنؒ نے کتب خانہ میں 70,000 کتابوں کا اضافہ فرمایا۔ جانشین حضرت ہادی دکنؒ (راقم الحروف) نے بھی اس ذوق کی رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے۔ اب کتب خانہ ہادی دکنؒ میں مخطوطات کی تعداد 6000 سے زیادہ ہے اور مطبوعات پونے دولاکھ ہو چکی ہیں۔

ازواج

حضرت نے دو نکاح کئے۔ پہلا عقد بعمر بیس سال ۲؍جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ کو سیدہ فاطمہ صاحبہ بی عرف بی جانی بنت سید شاہ سیف الدین قادری المعروف پیر جی سے ہوا۔ عقد کے بعد مریدین انہیں ''دولہن پیرانی بی'' کہنے لگے۔ آپ کا سلسلۂ نسب ۲۲ واسطوں سے حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ مکمل شجرہ، عقد کی تفصیل، رشتہ داروں کی تفصیل وغیرہ ''تذکرہ اجداد ہادی'' میں دیکھئے۔ آپ کا انتقال یکم؍ربیع الاول ۱۳۴۱ھ کو ہوا۔ احاطۂ درگاہ میں حضرت کے دائیں جانب تدفین ہوئی۔

حضرت کا دوسرا عقد پہلی زوجہ کے انتقال کے دو سال بعد سیدہ بسم اللہ بیگم بنت سید احمد مبشر الدین قادری سجادہ درگاہ حضرت سید ابراہیم شہید ''موضع نیکنور ضلع بیڑ کی اکلوتی صاحبزادی سے ۱۹؍شعبان ۱۳۴۳ھ کو ہوا۔ عقد کے وقت حضرت نے سیدہ محمد النساء نام تجویز کیا۔ مریدیں ''بی صاحبہ'' کہتے تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب ۲۶ واسطوں سے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri
Collection Peer Sahib Qadari Digitization

سے ملتا ہے۔ آپ کا شجرۂ ابتدائی حالات، آپ کے رشتہ داروں کی مکمل تفصیل، اخلاق و عادات، اقربا اور مریدین سے سلوک کے علاوہ راقم الحروف کی تعلیم و تربیت کی تفصیل کے لئے ''تذکرۂ اجداد ہادی'' دیکھئے۔

آپ کا انتقال ۲۴ / جمادی الاول ۱۳۸۵ھ کو ہوا۔ حضرت کی بائیں جانب احاطۂ درگاہ میں تدفین ہوئی۔

ذرائع آمدنی

حضرت کو حکومت سے صرف ۲۷ روپے چار آنے حالی یومیہ ماہانہ مقرر تھا۔ محکمۂ نظامت امور مذہبی سرکار عالی سے پندرہ روپے حالی درگاہ شریف کے عود و گل کے بارہ روپے حالی مسجد کے اخراجات کے ہر ماہ ملتے تھے۔ اتنی قلیل آمدنی میں دس تا بارہ افراد کی کفالت مشکل تھی اس لئے مختلف اوقات میں آپ نے مختلف قسم کی تجارت کی جیسے تانبے کے برتن، گیہوں اور بھینسوں کی تجارت...... رزاق حقیقی نے حضرت فخر الاولیاء سید عبدالرزاق قادری لا اُبالیؒ کو تجارت میں بہت برکت عطا فرمائی۔ چنانچہ اس آمدنی سے حضرت نے مختلف محلوں میں سات مکانات، پانچ ملکیات اور چھ زمینات خریدے۔

کرامات و پیشن گوئی

اللہ رب العزت نے حضرت کو علم تصوف اور مدارج روحانی میں اعلیٰ مقام عطا فرمایا تھا۔ آپ کے کرامات حیات میں بھی بے شمار ظاہر ہوئے اور وفات کے بعد سے آج تک بھی یہ کا سلسلہ جاری ہے۔ جس کی تفصیل اجداد ہادی اور سوانح فخر الاولیاءؒ میں موجود ہے۔

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad
Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

دیگر عنوانات

''تذکرۂ اجداد ہادی'' اور سوانح فخر اولیاءؒ میں ذیل کے عنوانات کی تفصیل مذکور ہے جن کا دہرانا مناسب نہ سمجھ کر صرف عنوانات پر اکتفا کرتا ہوں۔ قرض حسن اور رفاہ عامہ، اخلاق و عادات، آمدنی و اخراجات کا حساب، عملیات ، غرباء اور یتامٰی کی پرورش، خوش دامن کو شرعی حصہ دلانا، وعظ و نصیحت اور اصلاح، زہد و تقویٰ و عبادات، علمی شغف اور کتب خانہ، مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، بیت المقدس اور بغداد کا سفر، حضرت وتد دکن سید عبداللہ شاہ قادری لا اُبالیؒ کے اَعراس، سال بھر کی جملہ تقریبات، تصنیفات، حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دو ہمشیرگان اور ایک برادر خرد کے مکمل حالات، حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دو خُلفاء کے علاوہ کچھ مریدین کا تذکرہ، کرامات، علالت اور رحلت، جانشین وغیرہ۔

دو خُلفاء

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دو خلفاء تھے (۱) میرے دادا محترم حضرت سید شاہ طاہر قادری عطا لا اُبالی الجیلانی'' کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۷ر شوال ۱۳۴۶ھ کو خلافت قادریہ عطا کی اور حضرت شیخ فرید صوفی رحمۃ اللہ علیہ (ادونی) کی جانشینی بھی عطا کی۔ (۲) حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے خلیفہ سید محمد حسن قادری (برادر زوجۂ ثانیہ) تھے جو ۸ر ربیع الاول ۱۳۷۳ھ کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور ایک ہفتہ بعد بغیر طلب کے حضرت

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں خلافت عطا کی۔ دونوں کے تفصیلی حالات کتاب مذکور میں ہیں۔

جانشین

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے وصال سے سوا سال قبل بتاریخ ۱۵ ؍محرم ۱۳۷۲ھ کو میرے والد محترم کو اپنا جانشین بنایا۔ اُس وقت میرے والد محترم کی عمر صرف ۱۰ سال تھی۔ جانشینی سے پانچ روز قبل میرے والد محترم کو مرید کیا۔ تقریب جانشینی میں شرکت کرنے والے حیدرآباد کے کچھ مشہور و معروف مرشدین اور علماء کے نام یہ ہیں۔ حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندیؒ (محدث دکن)، حضرت سید محمد یحیٰ حسینی سجادہ نشین (قاضی پورہ)، حضرت سید محمد پاشاہ حسینی سجادہ نشین (قادری چمن)، حضرت سید سعد الدین محمد قادریؒ سجادہ نشین حضرت سید میراں حسین بغدادیؒ (لنگر حوض)، حضرت سید محمد صابر حسینیؒ سجادہ نشین حضرت شاہ خاموش رحمۃ اللہ علیہ (نامپلی)، حضرت سید سیف الدین قادری شرفی (شرفی چمن)، میرے دادا محترم حضرت سید شاہ طاہر قادری عطا لا اُبالی سجادہ نشین (ادونی)، سید کلمت اللہ حسینی سجادہ نشین (بیدر) اور حضرت مفتی محمد عبدالرحیم صاحبؒ وغیرہ...... حضرت فخر الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھوں عبا پہنایا، عمامہ باندھا، سجادہ نشینی کا مضمون پڑھا اور وصیت نامہ بھی سنایا۔

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Qadri Digitization eGangotri / Collection PM Sahib Hyderabad Digitization

وصال

سات ماہ علالت میں گزرے کر ۱۰؍ربیع الثانی ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۸؍ڈسمبر ۱۹۵۳ء بروز جمعہ بعد عصر مکان مسکونہ میں خانقاہ میں وصال ہوا۔ ۱۱؍ربیع الثانی کو مسجد چوک میں بعد نمازِ ظہر نماز جنازہ پڑھی گئی اور بعد عصر اندرون احاطہ بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب، مستعد پورہ میں تدفین عمل میں آئی۔

از:

قطمیر غوث اعظمؒ و لطیف لا اُبالیؒ

ڈاکٹر سید عبدالمہیمن قادری لا اُبالی الجیلانی

سجادہ نشین بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب

المرقوم۔ ۱۲؍شعبان ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۸؍اپریل 2019

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad / Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Moiz Sahib Quadri Digitization eGangotri

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین ٥ والعاقبۃ للمتقین ٥
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ محمد واٰلِہٖ وازواجہٖ
واصحابہٖ اجمعین

یہ ظاہر ہے کہ دین و دنیا میں اپنے اعمال کا بدلہ خواہ وہ خیر ہو یا شر جاری و ساری ہے۔ جس کسی کے اعمال جس قسم کے ہوں، قدرت اُسی قسم کے نتائج مرتب کرتی ہے۔ جو شخص ناجائز لذّات کے حاصل کرنے کے درپے رہتا ہے اور کوشش کرتا ہے تو قدرت اُس کو جائز نعمتوں سے محروم کر دیتی ہے۔ اسی واسطے ارشاد ہوا: لِیَجۡزِیَ اللّٰہُ کُلَّ نَفۡسٍ بِمَا کَسَبَتۡ (١) اور لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍ بِمَا تَسۡعٰی (٢) یعنی بدلہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہر شخص کے کِئے کا اگر کوئی ضُعفاء و مساکین پر ظلم و ستم کرتا ہے تو قدرت اُس پر جابر و متضرِّر (٣) شخص کو مسلط کرتی ہے جو اُس کو ظلم و ضرر کا تختۂ مشق بناتا ہے۔ اسی طرح ایک آدمی اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے تکبر کرتا ہے تو قدرت اس کو لوگوں کی نظروں میں حقیر و ذلیل بنا دیتی ہے۔ یہاں تک کہ لوگ اُس سے مُتَنَفِّرُ (٤) ہو جاتے ہیں غرض کے ہمارے اعمال کا

(١) سورہ ابراہیم، آیت: ٥١ (٢) سورہ طٰہٰ، آیت: ١٥ (٣) ظالم (٤) نفرت

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri

بدلہ اشکالِ متعلقہ کا ہم پر ہی عود (۱) کرتا ہے۔ دین و دنیا میں ضرور سزا مل ہی جاتی ہے۔ علمائے اخلاق کا خیال ہے کہ دنیا میں مذہبی، تمدنی، اخلاقی، سیاسی جس قدر ہی گناہ و جرم سرزد ہوتے ہیں اُس کا بیج تکبر ہے۔ حسد، نفاق، تعصُّب، اختلاف، عداوت، قتل، غارتگری، بربَریَّت، تکبر کے ثمرات ہیں۔ غرض کہ گناہوں کا سنگ بنیاد تکبر ہے۔

اسی بناء پر خداوند تعالیٰ متکبرین کو دوست رکھنا نہیں چاہتا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْن (۲) یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ نہیں دوست رکھتا ہے غرور کرنے والوں کو اور اُس کی سزا بھی سنادی گئی۔ قِیْلَ ادْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ (۳) خلاصہ یعنی یہ کہ متکبرین دوزخ میں رہیں گے تکبر کرنے والوں کا بہت بُرا مقام ہے۔ مُسلم شریف میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہ و سلم لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ (۴) یعنی نہیں داخل ہوگا جنت میں جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی غرور ہوگا۔ مشکوٰۃ (۵) میں بحوالہ ترمذی (۶) عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ: قَالَ

---

(۱) لوٹتا ہے (۲) سورہ النحل، آیت: ۲۳ (۳) سورہ زمر، آیت: ۷۲ (۴) صحیح مسلم، حدیث: ۹۱
(۵) مشکوٰۃ المصابیح، حدیث: ۵۱۱۲ (۶) ترمذی، حدیث: ۲۵۲۹

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَ سَلَّمَ یَحشر المُتکبرونَ امثالَ الذر یَوم القِیامة فی صُوَرِ الرِّجال، یَغشا هُم الذُّل مِن کُلِ مکانٍ یَسَاقُون اِلیٰ سِجُنِ فِی جَهَنم یُسم بُولس تعلُو هُمُ نَارا لَأنیار یُسقَونَ مِن عُصارَةِ اَهل النَّار طِیْنَةُ الخِبَال۔

یعنی تکبر کرنے والے قیامت میں چیونٹیوں کے جثے میں آدمیوں کی شکل میں اُٹھائے جائیں گے۔گھیرنگی (۱) اُن کی ذلت و خواری اور ہر طرف سے ہانکے اور کھینچے جائیں گے۔دوزخ کے قید خانہ کی طرف جس کا نام بُولس ہے اور پلایا جائے گے ان کو طینۃ الخبال یعنی دوزخیوں کے جسم سے نکلا ہوا پیپ اور لہو (ترمذی شریف)۔ چونکہ تکبر بڑی بڑی خباثتوں کا مجموعہ ہے اس لئے جہنم کا پورا پورا ذخیرہ......موجود کیا گیا ہے اس لئے خدائے تعالیٰ کو قیامت میں یہ بتلانا مقصود ہوگا کہ جو لوگ دنیا میں اپنے کو اچھا اور دوسروں کو بُرا خیال کرتے۔اور اپنی شان و شوکت پر خواہ کسی قسم کی ہو نظر کرتے تھے، دوسروں کو حقیر و ذلیل سمجھتے تھے آج ان کے لئے ذلت و عذاب موجود ہے جس میں وہ مبتلا ہیں۔متکبرین کے لئے متعدد آیات و احادیث موجود ہیں۔خداوند تعالیٰ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ...الخ (۲) اور نامراد ہے جو غرور و سرکشی

---

(۱) گھیرے میں (۲) سورہ ابراہیم، آیت:۱۵

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

کرنے والا ہے۔ اور ایک مقام پر آگاہ کیا گیا: سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیَاتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ (۱) یعنی میں پھیروں گا اپنی آیتوں سے یعنی رحمت سے اُن کو جو تکبر کرتے ہیں زمین میں ناحق۔ ابن جریج (۲) نے اپنی کچھ آیتوں سے مراد رحمت لیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ منکر، خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔ اسی غرور وتکبر کی وجہ سے شیطان رحمت سے دور اور لعنت میں گرفتار ہوا۔ چونکہ وہ آدم علیہ السلام سے اپنے کو بڑا سمجھتا اور مالک کے سامنے کہتا تھا اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ (۳) یعنی میں اُس سے بہتر ہوں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ رحمت سے دور اور لعنت میں گرفتار ہوا۔ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آگاہ کردیا۔ عَنْ اَبِی هُرَیرۃ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ عَلَیهِ و اٰلہ سَلم ثَلٰثَۃ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰہ یومَ القِیَامَۃِ وَلَا یُزَکِّیهِم وَلَا یَنْظُرُ اِلَیهِم وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیم. شَیخ زَان وَمَلِک کَذَّاب و عائل مُسْتَکبِر (۴) (مسلم) یعنی قیامت میں خداوند تعالیٰ تین شخصیتوں سے نہ کلام کرے گا نہ اُن کو گناہوں سے پاک کرے گا اور نہ اُن کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا بلکہ اُن کے لئے ایک سخت

(۱) سورہ اعراف، آیت:۱۴۶ (۲) تفسیر طبری (۳) سورہ اعراف، آیت:۱۲ (۴) صحیح مسلم، حدیث:۱۸۵۳

Hazrat Haadi-E-Deccan, Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Moizz Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

دردناک عذاب تیار ہے۔ ایک وہ جو باوجود بوڑھا ہونے کے زنا کاری میں مبتلا ہوا، دوسرا وہ بادشاہ جس میں جھوٹ کی عادت ہو، تیسرا فقیرِ متکبر۔ مظاہر حق شرح مشکوٰۃ (۱) میں لکھا ہے کہ فقیرِ متکبر سے یہ مراد ہے کہ غرباء وفقراء ومساکین پر تکبر کرنا اُن کو حقیر وکم مرتبہ سمجھنا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو قیامت میں اللہ کی نظر رحمت سے محروم ہوکر غضب میں گرفتار ہوں گے۔ یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عَن حَارِثَۃَ بنَ وَھب رضی اللہ عنہ قَال قَال رَسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اَلَا اُخبِرُ کُم بِاَھلِ النّارِ کل عُتل جَواظ مُتَکَبّر (۲)(مسلم وبخاری)(۳): یعنی روایت ہے حارثہ بن وہب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو دوزخی لوگوں میں سے کہ وہ کون ہیں، ایک وہ لوگوں سے ناحق جھگڑنے والا۔ دوسرا بخیل، تیسرا غرور کرنے والا۔ عَن اَبی ھُرَیرَۃ رضی اللہ عنہ قَال رَسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ والہ و سلم یَخرج عُنقِ مِنَ النَّارِ یَومَ القِیَامَۃِ لَھا عَینَانِ تَبصِرَانِ وأذُنَانِ تسمَعَانِ یَنطِقُ یَقُولُ اِنِّی وُکِّلتُ بِثَلاثَۃ بکُلِّ جَبّارٍ عَنِید و کل مَن دَعا مَعَ اللّٰہِ اِلٰھا آخَروَ بِالمُصَوِّرِینَ (۴) یعنی روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) مظاہر حق ۴/۵۸۶ (۲) بخاری، حدیث: ۴۹۱۸ (۳) مسلم، حدیث: ۲۸۵۳ (۴) ترمذی، حدیث: ۲۵۷۴

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

نے نکلے گی دوزخ میں ایک گردن جس میں دو آنکھ دیکھتی ہوئی دو کان سننے والے اور ایک زبان بولتی ہوئی ہوگی وہ یہ کہے گی مجھ کو تین قسم کے آدمی حوالے ہوئے ہیں۔ ایک غرور سرکشی کرنے والا۔ دوسرا مشرک، تیسرا تصویر بنانے والا (روایت کی اس کو ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے)۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت میں غرور کرنے والے لوگ آدمیوں کی صورت میں چیونٹی کے جثے کے مانند ہوں گے بالکل حقیر و ذلیل ہوں گے جس کو دنیا میں حقیر و ذلیل سمجھتے تھے وہ سب لوگ ان کو اپنے پاؤں سے روندیں گے۔ نقل کی اس حدیث کو بزار نے ابودوؤد سے: (۱)

فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص تین باتوں سے بری ہو کر مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا ورنہ وہ مستحق عذاب ہوگا۔ اول غرور، دوسرا قرض، تیسرا خباثت۔ روایت کی اس کو ترمذی (۲) وابن ماجہ (۳) نے ثوبان سے:

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود فخرِ موجودات ہونے کے تکبر سے پناہ مانگتے اور فرماتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ نَفْخَةِ الْکِبْرِ: (۴)
یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں کبر کی ہوا سے۔

---

(۱) بزار ۴/۱۵۵، حدیث: ۳۴۴۳ (۲) ترمذی، حدیث: ۱۵۷۲ (۳) ابن ماجہ، حدیث: ۲۴۱۲
(۴) ابوداؤد ۱/۲۰۶ حدیث: ۷۷۵

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India | Collection of Peer Sahib Qadri Digitization eGangotri

تکبر کی تعریف

تکبر کے معنی یہ ہیں کہ آدمی اپنے کو بہ نسبت دوسرے کے برتر و بزرگ سمجھے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''کیمیائے سعادت'' میں تکبر کا یہی مفہوم بیان کیا ہے کہ آدمی اپنے کو اوروں سے فائق اور بہتر جانے اور اسی سبب خوش ہو ہو کے پھولے، تو جو ہَوا اُسے پُھلاتی ہے اُسے تکبر کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبر کی اس ہَوا سے پناہ مانگی ہے۔ چنانچہ حضور انور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَعوُبِکَ مِنْ نَفْخَۃِ الْکِبر: (۱) روایت کی اس کو اصحاب سُنن نے ابوسعید خدریؓ سے یعنی اے اللہ! پناہ مانگتا ہوں میں کِبر (۲) کی ہَوا سے۔ آدمی میں جب یہ کبر کی ہَوا ابھر جاتی ہے تو لوگوں کو اپنے سے کم اور حقیر و ذلیل (۳) سمجھتا ہے۔ یوں تو کبر کی کئی علامتیں ہیں۔ منجملہ ان کے (۸) علامتیں جو علماء متقدمین نے اپنی اپنی تصانیف میں بیان فرمائی ہیں۔ یہاں تحریر کی جاتی ہیں:

---

(۱) ابوداؤد دار/۲۰۶، حدیث:۷۷۵۔ ترمذی، حدیث:۲۴۲۔ ابن ماجہ، حدیث:۸۰۷ (۲) کبر تکبر و غرور

(۳) کیمیائے سعادت، ص:۵۹۱

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad | Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

اول: یہ کہ راستہ چلتے وقت اپنے کو بزرگ وشان دار خیال کر کے آگے آگے چلنا۔

دوسری: یہ کہ مجالس ومحافل میں صدر مقام یا عزت کی جگہ کی آرزو رکھنا۔

تیسری: یہ کہ دوسرے شخص کو حقیر سمجھنا اور نظرِ حقارت سے دیکھنا اور اپنے آپ کو اُس سے بہتر جاننا۔

چوتھی: یہ کہ غرباء ومساکین سے بات کرنے اور اُن کے ساتھ کھانا کھانے، اُن کے ساتھ چلنے پھرنے، اُن کے ساتھ بیٹھنے اُٹھنے میں عار(۱) کرنا اور اس میں اپنی توہین سمجھنا۔

پانچویں: انتظارِ سلام کرنے میں پیش قدمی نہ کرے تو بُرا ماننا۔

چھٹویں: یہ آرزو دل میں رکھنا کہ ہم کسی محفل میں آجائیں تو دوسرے لوگ ہماری تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں۔ اگر تعظیم نہ کریں تو اُن سے ناراض ہو جانا۔

ساتویں: اگر کوئی نصیحت کرے تو ناک بھوں چڑھانا، چڑ جانا اور اپنی بات نبھانے اور شان قائم رکھنے کے لئے بے دلیل بحث کرنا۔ حق بات معلوم ہونے پر بھی اُس کو نہ ماننا اور بے وقعت سمجھنا۔

---

(۱) بے عزتی

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri

آٹھویں: عام لوگوں کو ایسی نگاہ سے دیکھنا جیسے جانوروں کو دیکھتے ہیں۔ اپنے کو عاقِل و عالم اور دوسروں کو بیوقوف و جاہل سمجھنا، اُن کے ساتھ حقارت آمیز الفاظ کا استعمال کرنا۔ نعوذ باللہ من ذالک

یہ ہیں تکبر کی علامتیں۔ چوں کہ تکبر بڑی بڑی خباثتوں کا مجموعہ ہے اسی وجہ اس کے لئے جہنم کا پورا پورا ذخیرہ ہے۔ جس کی وعید و مذمت میں متعدد آیات و احادیث وارد ہوئی ہیں۔ تکبر بدترین صفاتِ رذیلہ سے ہے۔ انسان اس کی وجہ سے سخت اخلاقی آفات و بلیات کا نشانہ بن جاتا ہے۔ بہت سے علماء و جہلاء اس کی بدولت عذاب الٰہی کے مستحق ہو جاتے ہیں اور لاکھوں عابدان شب بیدار اس کے باعث سزا کے لائق بن جاتے ہیں۔ یہ صفت پیدا ہو جانے کے بعد انسان **علمی، اخلاقی، روحانی، دینی و دنیوی** ترقیات سے محروم ہو جاتا ہے۔ جو شخص اپنے کو ناقص سمجھتا ہے وہ جیسی ترقی کر سکتا ہے۔ مغرور کی ایسی ترقی ممکن نہیں ہے کیونکہ وہ انانیت و خود پسندی میں رہتا ہے۔ خصوصاً روحانی ترقی کے دروازے اُس کے حق میں بند کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (۱)

---

(۱) المومن، آیت: ۳۵

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

یعنی خداوند تعالیٰ ہر سرکش و مغرور کے دل پر زنگ پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اُس کا قلب نورانیت وتجلیات الٰہی سے محروم و کوسوں دُور رہتا ہے۔ چوں کہ اُس کی شان کبریائی میں یہ شریک ہونا چاہتا ہے۔ بجائے نور کے نار میں داخل کیا جاتا ہے، ارشاد ہوتا ہے: عَن ابی هریرة رضی الله عنهما قَال قالَ رَسُو لُ اللّٰه صلی الله علیه و اٰله و سلم یَقُول اللّٰه تعالیٰ "اَلکِبرِیاءُ رِدَائِیُ وَالعَظْمَةُ اِزارِیُ فَمَن نَازَ عَنِی وَاحِدًا مِنهُا اَدخَلتُه النَّار"۔(۱)

روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کبر اور بزرگی میری چادر ہے عظمت و برتری میری تہبند ہے یعنی میرے لئے دونوں چیزیں زیبا و روا ہیں جو شخص اس صفت میں میری برابری یا شرکت چاہتا ہے داخل کروں گا میں اُس کو آگ میں (روایت کیا اس کو مسلم نے باب الکبر میں)۔

(۱) صحیح مسلم، حدیث:۲۶۲۰

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri

اسبابِ تکبر

(یعنی تکبر کیوں پیدا ہوتا ہے؟)

اسبابِ تکبر پانچ ہیں:

(۱) علم

(۲) تقویٰ۔

(۳) حسب ونسب۔

(۴) حسن وجمال۔

(۵) مال ودولت۔

اول علم: علماء تکبر سے خالی بہت کم پائے جاتے ہیں کیونکہ علم کے برابر کسی چیز کی فضیلت نہیں۔ خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۱) یعنی فرمایئے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو جاننے والے ہیں نہیں جاننے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے یعنی علماء جہلاء کے مساوی نہیں ہو سکتے۔ ایک سورت میں ارشاد ہوتا ہے: اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (۲) اللہ سے ڈرنے والے بندے علماء ہیں۔ یعنی زیادہ حصہ علماء کا ہے چونکہ اُس کے

(۱) سورہ زمر، آیت: ۹ (۲) سورہ الفاطر، آیت: ۲۸

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Moiz Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

اوامر ونواہی سے خوب واقف ہوتے ہیں اس لئے اُن کی فضیلت بیان کی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَيُلْهِمْهُ رُشْدَهٗ (۱) جس بندہ کے حق میں خداوند تعالیٰ بہتری چاہتا ہے اُس کو سمجھ دیتا ہے دینی امور میں یعنی علم عطا فرماتا ہے اور الہام عطا فرماتا ہے بہتر۔

(روایت کی اس کو بخاری و مسلم نے باب العلم میں)

اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْعُلَماءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ (۲) یعنی عالم لوگ انبیاءؑ کے وارث ہیں۔ (روایت کی اس کو ابو داود و ترمذی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے) ظاہر ہے کہ کوئی رتبہ نبوت کے درجہ سے بڑھ کر نہیں۔ اس رتبہ کی وراثت سے بڑھ کر اور کوئی وارث نہیں۔ اس درجۂ شرافت کی وراثت سوائے علماء دین کے کسی کو نصیب ہی نہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ انبیاء عظام علیہم السلام کے بعد علماء کرام کا مرتبہ ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا ہے کہ عالم کے واسطے زمین و آسمان میں جتنی چیزیں ہیں مغفرت طلب کرتی ہیں اور زمین و آسمان کے جتنے فرشتے ہیں عالم کی مغفرت چاہتے ہیں، مشغول ہیں۔ (۳)

(۱) المعجم الکبیر ۸۴/۳، حدیث: ۱۳۸۱ (۲) ترمذی، حدیث ۲۶۲۸، ابوداؤد، حدیث: ۳۶۴۱
(۳) ابوداؤد، حدیث ۳۶۴۱

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pelo Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

(روایت کی اس حدیث کو ابوداؤد نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کتاب العلم میں)۔ ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے روز علماء کے قلموں کی سیاہی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی۔(۱) (روایت کیا اس حدیث کو عبدالبر نے اپنی سنن میں حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے)۔ ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے:

عَن عُثمان رضی اللہ عنہ قَال قَال رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم "یَشْفَعُ یَومَ القِیامَۃِ الْاَنبِیاءُ ثُم الْعُلَماءُ ثُم الشُّھداءُ"۔

(رواہ ابن ماجہ (۲)): روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "شفاعت کروائیں گے قیامت میں گناہگاروں کی انبیاء پھر علماء پھر شہداء"۔ (روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے)۔ اس حدیث سے عالم کی اعلیٰ درجے کی فضیلت ثابت ہوتی کہ نبوت کے بعد شہداء کے اوپر اگر مرتبہ و درجہ ہے تو عالم ہی کا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "کسی عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت پڑھنے، ہزار بیماروں کی عیادت کرنے اور ہزار جنازوں کی شرکت کرنے سے بہتر و افضل ہے"(۳) (روایت کیا اس حدیث کو طبرانی اور ابی نعیم نے ابن جوزی سے) حاصل یہ ہے کہ

---

(۱) أخرجہ ابن عبدالبر فی جامع بیان العلم وفضلہ ۱/۳۶ (۲) ابن ماجہ، حدیث: ۴۳۱۳

(۳) المعجم الاوسط للطبرانی ۵/۲۹۸

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

علمائے دین کی فضیلت میں متعدد آیات واحادیث واقوال موجود ہیں بوجہ طوالت یہاں درج نہیں کیئے گئے اب دیکھا یہ جاتا ہے کہ علم پڑھنے کے بعد دو خیال پیدا ہو جاتے ہیں۔ **اول** یہ کہ ہمارے برابر اللہ کے یہاں دوسروں کا رتبہ نہیں۔ ہم خدا کے نزدیک ذی مرتبہ ہیں اور علم کے باعث ہم ایسے ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بخش دے گا بلکہ لوگوں کے حق میں ہماری شفاعت سنے گا اور ہم سے ہماری بزرگی کی وجہ سے باز پرس گناہوں اور خطاؤں کی نہ کرے گا کیونکہ ہم خود دوسروں کو بخشانے کے لائق ہو گئے ہیں۔ **دوم** یہ کہ لوگوں پر ہماری تعظیم واجب وضروری ہے۔ پس اگر لوگ تواضع وتعظیم کے ساتھ پیش نہ آئیں تو اُن کو تعجب ہوتا ہے۔

پہلا تکبر دِینی اور دوسرا تکبر دُنیوی ہے۔ ایسے عالم کو جاہل کہنا چاہئیے کیونکہ علم کا منشاء تو یہ تھا کہ انسان اپنے شریر نفس کی حقیقت اور پروردگار عالم کی عظمت ومعرفت کو معلوم کرتا ہے اور سمجھتا کہ اعتبار خاتمہ کا ہے اور اس کا حال کسی کو معلوم نہیں۔ پس جو شخص اپنے آپ کو قابل عظمت سمجھے ہوئے ہو تو گویا وہ اپنی اصلیت سے ناواقف اور خاتمہ کے اندیشے سے بے خوف ہے۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ جاہل شخص اگر کسی گناہ میں مبتلا ہو تو اپنی ناواقفیت سے معذور سمجھا

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Sahib Hyderabad India Collection Mohammad Qadeer Digitization eGangotri

جائے گا۔ مگر عالم جان بوجھ کر گناہ کر رہا ہے تو وہ معذور نہیں سمجھا جاسکتا۔ پس جس علم سے تکبر پیدا ہو وہ علم جہل سے بھی بدتر ہے کیونکہ حقیقی علم انسان کو جتنا بھی زیادہ حاصل ہوگا اُسی قدر اُس کو خدا کا خوف غالب ہوگا۔ کیونکہ اُس کو یہ معلوم ہے خداوند تعالیٰ تو اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ حکم فرماتا ہے: وَاخۡفِضۡ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (۱) یعنی اپنے متبع ایمان داروں کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ایسے بھی لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر اُن کی زبانوں پر ہی رہے گا نہ حلق سے ہی اترے گا نہ قلب میں پہونچے گا، لوگوں سے کہیں گے کہ ہم قاری ہیں، ہم عالم ہیں، ہماری برابری کون کرسکتا ہے؟ یہ سب دوزخ کے کندے ہوں گے۔ (۲) (روایت کی اس کو عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) سلف صالحین کے حالات کو غور کیجئے ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ اے لوگو میرے سوا اور کوئی امام تلاش کرلو یا اکیلے نماز پڑھ لیا کرو۔ میں امامت کے لائق نہیں ہوں کیونکہ اس وقت میرے دل میں یہ خطرہ آیا ہے کہ میرے برابر ساری جماعت میں کوئی افضل

(۱) سورہ الشعراء، آیت: ۲۱۵ (۲) بخاری، حدیث: ۶۹۳، ابن ماجہ، حدیث: ۱۳۸

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

نہیں ہے سب لوگوں نے مجھ کو امام بنایا ہے۔ مقام قابل غور ہے۔

حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ جیسے صحابی پر یہ خطرہ گذرا یہ خطرہ اُن کے لئے ایک حد تک صحیح بھی ہوگا اس لئے ممکن ہے کہ اُس قوم میں آپ جیسا ذی مرتبت و صاحب علم نہ ہو۔ اس پر آپ' اپنے علم و مرتبے کا خیال آتے ہی فوراً متنبہ ہو کر افسوس کے ساتھ دائرۂ کبر سے ہٹ گئے۔ مگر افسوس کہ آخری زمانے کے علماء و مشائخ میں یہ اوصاف کہاں؟ اگر کسی مجلس میں کسی عالم یا مشائخ کا گذر ہو تو اُن کی تعظیم کو نہ اٹھیں، بر موقع اُن کو اپنا امام نہ بنائیں تو دیکھئے اُن کی پیشانی پر کس قدر بَل پڑ جاتے ہیں۔ اگر زبان سے کچھ نہ کہیں تو دل میں ضرور یہ خیال کر جاتے ہیں کہ اس مجلس میں میری کچھ بھی قدر نہ ہوئی۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعظیم کی آرزو رکھنے کے لئے سخت ممانعت کی اور فرمایا: "اے لوگو! کبر، حق تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ تم اپنے آپ کو تعظیم کے قابل نہ سمجھو اور دوسروں کو حقیر نہ سمجھو" (۱) قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و اٰلہٖ وسلم "مَن بَشر اَن یمثل لہ الرِّجَالُ قِیامًا فَلْیَتَبوَّأ مَقْعَدَ مِنَ النَّار" (۲) (مزاق العارفین جلد دوم صفحہ ۴۰۸) یعنی جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرنا چاہئیے"۔

(۱) ترمذی، ابوداؤد (۲) ابوداؤد، حدیث: ۵۲۲۹، ترمذی، حدیث: ۲۷۵۵

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammad Qadri Collection Hyderabad Digitization eGangotri

اس دائرے کو چھوڑنا نہیں چاہیئے اس دائرے سے ہٹ جانا اپنے لئے باعث توہین وتذلیل سمجھتے ہیں۔ یادرکھئے کتنا ہی بڑا عالم و مشائخ کیوں نہ ہو یہ ضروری نہیں ہے کہ اُس کا خاتمہ بخیر ہی ہوجائے اور کیسا ہی جاہل کیوں نہ ہو یہ یقین نہیں ہے کہ اُس کا انجام بخیر ہی نہ ہواور بُرے حالت میں مرے۔

عاقل و عالم کی ہمیشہ انجام پر ہی نظر رہتی ہے اور ہر وقت خاتمہ کا ہی خوف اور خطرہ پیش نظر رہتا ہے۔ دیکھئے احیاء العلوم (۱) میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کتب سابقہ سے یہ حکایت نقل کی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد بڑا زبردست عالم و عابد تھا۔ اُس جیسا اُس زمانہ میں کوئی عابد وزاہد نہ تھا۔ اور اُسی شہر میں ایک بڑا فاسق وفاجر تھا وہ بھی اپنے فسوق وفجور میں یکتائے زمانہ تھا کوئی ایسا بُرا کام نہ تھا جس کو وہ نہ کیا ہو۔ فاسق ایک روز اپنے دل میں خیال کر کے نکلا کہ میں جا کر اُس عابد کے پاس بیٹھوں شاید حق تعالیٰ اُس کی برکت سے میرے اوپر رحمت کرے اور میرے گناہ معاف کرے۔ جب اُس کے پاس جا کر بیٹھا تو عابد نے کہا یہ کون ہے جو میرے برابر بیٹھا ہے، میں جانتا ہوں یہ فاسق وفاجر ہے۔ اُٹھ یہاں سے چلا جا میرے پاس بیٹھنے کے لائق نہیں وہ فاسق بیچارہ اٹھا اور چل نکلا۔ اس

---

(۱) احیاء العلوم، ۳۴۰/۳

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri. Digitization eGangotri

زمانے میں جو رسول تھے اُن پر وحی آئی کہ اُس فاسق و عابد سے کہہ دو کہ نئے سرے سے عمل کرے کیونکہ جو کچھ فاسق نے گناہ کیئے تھے وہ اُس کے نیک خیال و عجز کے سبب سے ہم نے بخش دیئے۔ عابد نے جو عبادت کی تھی وہ اُس کے تکبر کے سبب سے ہم نے چھین لی۔ غور کیجئے اُس زمانہ میں صدہا برس کی عمریں ہوا کرتی تھیں چنانچہ شمعون عابد کی عمر ایک ہزار برس کی تھی، جس کا ذکر احادیث میں بھی آیا ہے۔ صدہا برس کی عبادت تکبر کی وجہ سے تھوڑی سی دیر میں چھین لی گئی۔ صدہا برس کے گناہ عجز کی وجہ و نیک خیالی کے سبب سے معاف کردیئے گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نزدیک تکبر بہت بُری چیز ہے۔ خصوصاً عالم کے لئے چنانچہ حدیث میں آیا ہے:

"عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِى النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أُقْتَابُهُ، فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ، فَيَفْزَعُ لَهُ أَهْلُ النَّارِ فَيَجْتَمِعُوْنَ لَهُ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: يَا فُلَانُ! مَا لَقِيْتَ؟ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: بَلٰى، كُنْتُ اٰمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَ أَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا أَنْتَهِيْ" (۱) (رواہ بخاری و مسلم) یعنی روایت ہے

(۱) بخاری، حدیث: ۳۲۶۷، مسلم، حدیث: ۲۹۸۹

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad. Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ''قیامت کے دن عالم لایا جائے گا پس آگ میں ڈال دیا جائے گا پس نکل پڑیں گی آنتیں اُس کی۔ پس اُس کو لے کر ایسا گھومے گا جیسے گدھا چکی لے کر گھومتا ہے (یا کولہو کا بیل چکر لگاتا ہے) دوزخی لوگ تعجب سے پوچھیں گے کہ یہاں کیسے تشریف لائے ہوئے ہو وہ کہے گا میں اپنے علم پر (از روئے تکبر) عمل نہ کرتا تھا۔ دوسروں کو نصیحت کیا کرتا تھا اور اپنی خبر نہ لیتا (روایت کیا اُس کو بخاری و مسلم نے)۔

جب عالم ہو کر اتنا سمجھتا ہے تو پھر تکبر اُس کے لئے کہاں زیبا ہے؟ پس ان واقعات و احادیث پر غور کیا جائے تو تکبر بالکل جاتا رہے گا ورنہ ایک دن اپنے کیے کی سزا ضرور بھگتنی پڑے گی اور سمجھ لیا جائے گا کہ علم قرآن و حدیث و فقہ و منطق و فلسفہ و مناظرہ وغیرہ سے وہ بے فیض رہا بلکہ محنت برباد گناہ لازم کی صورت پیدا کر لی۔ کَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا (۱) کے دائرہ میں داخل ہو گیا۔ تحصیل علم سے غرض تزکیہ نفس و اخلاق مذمومہ کی اصلاح و عمل ہے۔ جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو اُس کی مثال یوں سمجھی جائے گی کہ ایک شخص کسی مرض میں مبتلا ہے۔ اُس کی دوا ایک معجون چند اجزائے

(۱) سورہ الجمعۃ، آیت:۵

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

مرکب ہے جس کو بجز طبیب حاذق کے کوئی نہیں جانتا۔ یہ مریض طبیب کی تلاش میں نکلا اور طبیب سے ملاقات کی۔ طبیب نے وہ معجون اور اس کے سب اجزاء اور خاصیت و مقام، مقدار اور ترکیب ملانے اور بنانے کے مفصل بیان کردی۔ مریض نے اُس کو سیکھ کر خوش خط لکھ لیا اور اپنے گھر چلا آیا اور ہر روز اُس کو دیکھتا اور پڑھتا اور ناز و فخر کرتا رہا کہ میں نے بھی ایک مجرب نسخہ حاصل کیا ہے اور دوسرے بیماروں کو بھی دے دیا۔ مگر آپ کبھی بنا کر نہ کھایا بلکہ ہزاروں نسخے لکھ کر دوسروں کو بتایا، سکھلایا جس سے صدہا آدمیوں کو شفا حاصل ہوئی مگر خود کو نہ فائدہ ہوا اور نہ اُس مرض سے رہائی پائی۔ اگر کچھ پیسے خرچ کر کے وہ اجزاء مول لیتا اور معجون تیار کر کے جس طرح استعمال کرنا سیکھا تھا ویسا ہی استعمال کرتا اور اُس کی تلخی پر صبر کر کے پرہیز کرتا اور مضر چیزوں سے احتیاط کرتا اور وقت معینہ پر سب شرطوں کے ساتھ کھاتا رہتا تو جب شِفا کی توقع ہو سکتی تھی اس میں بھی احتمال ہے کہ شفا نہ ہو۔ جب بالکل ہی دوا نہ کھائے اور نسخہ حاصل ہو جانے پر فخر میں عمر گزارے تو غور کیجئے کہ اُس کی بیماری کیونکر دفع ہو اور صحت کلی کس طرح حاصل ہو یہ اُس کی خام خیالی نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی طرح جو عالم کہ علم فقہ و حدیث و قرآن وغیرہ

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

سیکھے اور خود عمل نہ کرے اور فخر و تکبر میں رہے گناہوں کو جان لے اور اُس سے پرہیز نہ کرے اور اخلاق مذمومہ کا خوب علم پڑھے اور اپنے نفس کو پاک نہ کرے اور لوگوں کو کریہہ (۱) نظر سے دیکھے، اپنی تعظیم و توقیر و شہرت کا ہر پہلو خیال رکھے اور پڑھے ہوئے علم پر عمل نہ کرے تو بتلایئے اُس کو اس علم سے کیا حاصل ہوا؟ ایسے ہی عالم بے عمل و منکر کی شان میں قرآن علی الاعلان کہہ رہا ہے: كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا (۲) یعنی ایسے عالم بے عمل کی مثال گدھے کی سی ہے کہ پیٹھ پر کتابیں لئے چلتا ہے۔ کتابیں لے چلنے سے گدھے کو کوئی فائدہ نہیں۔ چنانچہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عَن اَبی هُریرة رضی الله عنه قال قال رَسولُ اللّٰه صلی الله علیه واٰله و سلم اَشدّ النّاس عَذابًا یَومَ القِیَامَةِ عَالِم لَم یَنُفَعهُ اللّٰه سُبحَانهُ بِعِلمِهٖ" (۳) : یعنی قیامت کے روز سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب اُس عالم کو ہوگا جس کو اللہ پاک نے اُس کے علم سے نفع نہیں دیا"۔ (روایت کیا اس کو طبرانی و بیہقی نے اپنی کتاب باب العلم میں حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے)۔

---

(۱) کراہیت کی نظر (۲) سورہ الجمعۃ، آیت:۵

(۳) المعجم الصغیر للطبرانی ۱۸۳/۱، شعب الایمان للبیہقی، حدیث:۱۶۴۲

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

عالم سے مراد وہی مخصوص عالم نہیں ہے جو نصاب کو تکمیل کرے اور قرآن وحدیث وتفسیر وفقہ ومعقول وغیرہ پر کامل عبور ہو بلکہ جو تھوڑا سا علم و مسائل حاصل کرے وہ بھی عالم سمجھا جائے گا۔ مثلاً کسی شخص کو شراب وزنا وسود ورشوت وجُوّے بازی وتکبر وغیرہ کی حُرمت و بُرائی معلوم ہوجائے اور نماز وروزہ وحج وزکوٰۃ وغیرہ کے مسائل سے واقف ہوجائے وہ بھی اُس کا عالم ہے حسب ہدایت عمل نہ کرے تو قیامت میں سخت عذاب میں گرفتار ہوگا۔

خود پسندی

عربی میں عُجب وانانیت، اردو میں مَیں پنا اور فارسی میں خود پسندی یہ سب مختلف الالفاظ متحد المعنیٰ ہیں چونکہ خود پسندی بھی غرور وتکبر کی ایک شاخ ہے۔ اس لئے اس کا بھی تھوڑا سا بیان کرنا ضروری سمجھا گیا۔ تکبر وخود پسندی میں صرف اتنا فرق ہے کہ تکبر میں دوسرے لوگوں سے اپنے نفس کو بڑا سمجھا جاتا ہے مگر خود پسندی میں دوسرے لوگوں کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے نفس کو اپنے خیال میں کامل سمجھ لینا اور حق تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو اپنا کر حق خیال کرنا یعنی اُن کو اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم نہ سمجھنا اور ان کے زوال سے بے

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pir Mohammad Hyderabad Digitization eGangotri

خوف ہو جانا خود پسندی وعُجب کہلاتا ہے۔ اگر اس کے یہاں تک نوبت آجائے کہ حق تعالیٰ کے نزدیک اپنے آپ کو ذی مرتبہ اور باوقعت بلحاظ اپنی عِبادت ووظائف وریاضت وعلمیت سمجھنے لگے تو اُس کو ناز کہا جاتا ہے۔ اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اپنی دعا کے قبول نہ ہونے سے تعجب اور اپنے موذی دشمن کو سزا وعذاب نہ ملنے سے حیرت ہوتی ہے کہ ہم جیسے لوگوں کی دعا قبول نہ ہوئی اور ہمارے دشمن وبدخواہ پامال نہ ہوئے۔ یاد رکھئے کہ اپنی عبادت پر نازاں ہونا اور اپنے آپ کو مقبول خدا اور اپنے ہی کو قابل سمجھنا بڑی حماقت ہے۔ اسی کا نام خود پسندی واترانا ہے۔ جس کی وعید قرآن وحدیث سے صریحًا ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے بندہ کی قدر میرے نزدیک جب تک ہی ہے کہ اپنے نفس کی قدر نہ جانے اور اگر اپنے نفس کی قدر جانے گا تو میرے یہاں اُس کی بھی قدر نہیں۔

خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے نفس کو پاک صاف اور اچھا نہ سمجھا کرو یہ کافروں کی شان ہے۔(۱) ایک حدیث میں وارد ہے:

عَنْ اَنَس رضی اللہ عنہ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ و

---

(۱) سورہ نجم، آیت:۳۲، سورہ النساء، آیت:۴۹

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

الـه وسـلّم "لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَخَشِيْتُ عَلَيْكُمْ مَاهُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ الْعُجْبُ الْعُجْبُ(۱) (رواہ بیہقی فی شعب الایمان)

روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے "اگر تم گناہوں کے کاموں سے بچو تو البتہ میں خوف کرتا ہوں تم پر اس بات سے جو اُس سے بڑھ کر ہے وہ کیا عُجب ہے یعنی خود پسندی"۔ اس حدیث کا ماحصل یہ ہے کہ تم گناہوں کے کاموں سے بچنے کے بعد تمہارا نفس اس بات پر نہ اترائے کہ میں اچھے کام کر رہا ہوں یہ اترانا اُس گناہ کے کرنے سے بدتر ہے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نزدیک خود پسندی کا درجہ گناہ سے بدتر ہے چونکہ گناہ کرنے کے بعد انسان اپنے مالک سے شرمندہ رہتا ہے۔ عاجزی وانکساری کے ساتھ معافی کے لئے زمین پر اپنا سر ٹیک دیتا ہے بخلاف اُس شخص کے جو اچھا کام کر کے اپنے فعل مستحسن پر ناز و فخر کرتا ہے۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جو شخص رات بھر تلاوت قرآن و تہجد میں مشغول رہے اور صبح اپنے نفس پر ناز کرے اور اپنے کو اچھا سمجھے۔ یہ اُس شخص سے بدتر ہے جو رات بھر غفلت میں سوتا رہے اور صبح اپنے مالک حقیقی سے اس غفلت کی معافی چاہے اور خالق و مخلوق سے دن بھر شرمندہ رہے"۔

(۱) مسند البزار، حدیث:۳۹۳۶

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Qadri Hyderabad Digitization eGangotri

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ بدترین آدمی کون ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''جو شخص اچھا کام کرے اور اپنے کام پر ناز کرے اور گمان کرے کہ میں اچھا ہوں''۔ حقیقت میں اُس کے لئے یہ ناز و خود پسندی نازیبا ہے چونکہ اُس کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ مجھ سے جو اچھا کام سرزد ہوا ہے۔ یہ اُسی کی توفیق و نعمت ہے جو بلا کسی سابقہ حق و حیلہ کے عطا ہوئی ہے ورنہ میں اس انعام کا مستحق نہ تھا جو دوسرے بندوں پر مجھ کو ترجیح دے کر مجھ سے کام لیا گیا ہے اور یہ اُس کی ہی بخشش و فضل و کرم ہے۔ مثلاً ایک بادشاہ اپنے غلاموں کو دیکھ کر اُن میں سے ایک غلام کو جس میں نہ کوئی وصف ہو نہ جمال نہ کوئی خدمت ہو نہ کمال، ایک خلعت فاخرہ، مال و اعزاز سے سرفراز فرمائے تو غلام کو نہ چاہیئے کہ وہ اپنے نفس پر فخر و ناز کرے اور اوروں پر جو ترجیح دی گئی ہے اُس کو اپنا ذاتی استحقاق سمجھے بلکہ یوں خیال کرے کہ یہ بادشاہ کی عین مہربانی و بندہ پروری ہے، جو مجھ نالائق کو دوسروں کے مقابلے میں یہ نعمت عطا کی گئی ہے ورنہ میری کوئی حقیقت نہ تھی اسی کے متعلق ارشاد ہوتا ہے: وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا (۱)۔ یعنی اگر تم پر اللہ کا فضل و

(۱) سورہ النور، آیت: ۲۱

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

مہربانی نہ ہوتی تو ایک بھی تم میں سے کبھی پاک نہ ہوتا۔ اگر کسی شخص کو بتائیدِ ایزدی حِلم یا عِلم یا حُسنِ اخلاق یا جمال یا عبادت یا ریاضت یا عزت عطا ہوا اور وہ اپنا ذاتی و نفسی و کسبی فعل سے سمجھ کر فخر و ناز کرے اور خدا کی مہربانی و تائید و توفیق کو نظر انداز کرے تو یہ عین کفرانِ نعمت ہے جس کا صلہ سوائے تذلیل و ادخال نار کے کیا ہو سکتا ہے؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ خود پسندی ایک فعل مستحسن کا سبب ہوتی ہے جس کا تعلق خاص اپنے نفس سے ہوا کرتا ہے اگر آدمی یہ جان لے کہ یہ فعل میری قدرت و قوت سے ہوا ہے تو اس کو ثابت کرنا ایک امر محال و غیر ممکن ہے اس لئے کہ اس سے جو کام لے رہی ہے وہ قدرت و قوت اور ہی چیز ہے جو اس کو عدم سے وجود میں لائی جس کی شان: وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا. إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ. (۱) وَمَا تَشَآئُونَ إِلَّا أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (۲) ۔ اسی بنا پر حضرت ایوب علیہ السلام سات برس تک ہمہ اقسام کی بلاؤں میں مبتلا رہے حتیٰ کہ تمام جسم میں کیڑے پڑ گئے۔ جسم کا کوئی حصہ صحیح و سالم نہ تھا سوائے صبر و شکر کے کبھی شکایت نہ کی۔ ایک روز جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا کہ الٰہی تو نے مجھ کو اس بلاء کے ذریعہ امتحان لیا ہے۔ میرے اُوپر جب کوئی واقعہ گذرا ہے تو میں نے تیری ہی

(۱) سورہ فرقان، آیت:۲ (۲) سورہ المائدہ، آیت:۱

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India
Collection of Peer Sahib Quadri Digitization eGangotri

رضا کو اپنی خواہش پر مقدم رکھا اور صبر و شکر سے کام لیا۔ یہ کہنا ہی تھا کہ ایک ابر آسمان پر نمودار ہوا اُس میں سے ہزاروں آوازیں اس قسم کی آنے لگیں کہ تجھ کو صبر و شکر کی توفیق کس نے دی؟ حضرت ایوب علیہ السلام فوراً مُتنبہ ہو کر خاک اپنے سر پر ڈالتے تھے اور رو رو کر عرض کرتے تھے کہ الٰہی تجھ ہی سے عنایت ہوئی۔ الٰہی تجھ ہی سے عنایت ہوئی۔ اول بُھولے ہوئے تھے پھر رجوع ہو کر اپنے صبر و شکر کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا۔ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ (۱) جو اوپر آیت بیان کی گئی ہے اس کا شان نزول یہی ہے۔ جس کو صبغۃ اللہ بن محمد غوث ناصر الدین نے اپنی تفسیر فیض الکریم میں بہ روایت حضرت عُیَیْنَہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کیا ہے۔ اس خصوص میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اچھے عمل کرنے اور اپنے عمل پر بھروسہ کرنے واترانے کے متعلق اپنے مُتبعین کو خوب آگاہ فرمادیا: "عَنْ اَبو هُريرة رضى الله عنه قالَ قالَ رسولُ الله صلى الله عليه و اٰله وسلم "مَا مِنكم مِن اَحدٍ ينجِيه عَملُه قَالُوا ولَا اَنتَ يَا رَسُولَ اللّٰه وَلَا اَنا اِلا اَن يتغَمدنِى الله بِرحمتِهٖ "(۲) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

(۱) سورہ الدھر، آیت: ۳۰ (۲) بخاری، حدیث: ۶۴۶۳، مسلم، حدیث: ۵۱۶۵

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad
Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pelo Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جس کو اُس کا عمل بچادے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ نہ آپ ایسے ہیں یارسول اللہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہ ہوں مگر یہ کہ ڈھانپ لیا اللہ نے مجھ کو اپنی رحمت سے''۔ (روایت کیا اس کو بخاری ومسلم نے) جب اس حدیث کو صحابہ کرام نے سنا، چیخیں مار کر روتے تھے اور کہتے تھے کہ کاش ہم خاک ہوتے یا پتھر ہوتے یا گھانس ہوتے یا پرند ہوتے تو بہت خوب تھا۔ اصحابِ بصیرت ذرا غور کریں کہ صحابہٗ کرام باوجود صفائی قلوب واعمال حسنہ کے کس قدر اپنے نفس وذات کو گھانس وپتھر وغیرہ سے حقیر سمجھتے تھے۔ حالانکہ ان کی شان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''عَنْ اَبی ھُرَیْرَۃ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و الہ وسلم اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَکَ مِنْکُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِہٖ ھَلَکَ، ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِہٖ نَجا'' (۱) یعنی روایت ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے قریب ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ اب آئے گا اگر اُن سے کوئی شخص تمہارے ہی عمل واعتقاد کے دسویں حصے کو بھی اختیار کرے گا تو نجات پائے گا'' (روایت کیا اس کو ترمذی نے) دیکھئے۔ ایک ہم بھی

(۱) سورہ فرقان، آیت:۲ (۲) سورہ المائدہ، آیت:۱

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

ہیں کہ ذری سی عبادت، ذری سے شیوخیت وعِلمیت، ذرا سا اُمراء و روساء کے پاس رسائی ہوجائے تو ہمارے نفوس کس قدر پھول جاتے ہیں اور ہمارے خیالات کہاں سے کہاں پہنچ جاتے ہیں۔ خود پسندی انسان کو تباہ کر دیتی ہے کیونکہ آدمی اپنے آپ کو نیکوکار سمجھنے لگتا ہے تو مطمئن ہوکر سعادت آخروی سے محروم رہ جاتا ہے۔ تزکیہ الاصفیاء (۱) میں لکھا ہے، حضرت بشر بن منصور رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دیر تک نماز پڑھے۔ اتفاق سے ایک شخص اُن کو دیکھ رہا تھا۔ چوں کہ خود پسندی کے احتمال کا خدشہ تھا اس لئے نماز سے فارغ ہوکر کہنے لگے میاں میری اس حالت پر دھوکا نہ کھاؤ۔ شیطان نے سات لاکھ برس اللہ کی عبادت کی مگر انجام اُس کا جو ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔ غرض کہ مسلمان کی شان نہیں ہے کہ اپنی عبادت اور طاعت پر فخر کرے۔ اول تو قبولیت کا علم نہیں جس سے معلوم ہو کہ عبادت واقعی میں عبادت ہوئی یا یوں ہی بیکار گئی۔ دوم یہ کہ اعتبار خاتمے کا ہے جس کا ذکر تفصیلی طور پر پہلے بیان کیا گیا۔ حاصل یہ کہ خود پسندی بڑی مہلک شئے ہے اسی بناء پر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے بہت سے افراد کو چلتے دیکھا تو اُن

---

(۱) تزکیۃ الاصفیاء، احیاء العلوم ۳۵۹/۳

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Rahim Quadri Digitization eGangotri

کو مارا اور فرمایا کہ اس میں آدمی کا نفس پھول جاتا ہے اور پیچھے چلنے والوں کو اپنے سے کم سمجھتا ہے۔ اُس روز سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ کسی کو نہ رکھتے۔ اگر ہوتے تو اُن سب کو سامنے رکھتے۔ وہ خود پیچھے چلتے حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا سردار فرماتے اور خود کلام مجید اُن کو سنایا کرتے تھے۔ مذاق العارفین جلد سوم باب العُجب میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ کتبِ سِیَر اس روایت کو بیان کیا ہے کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے اور وعظ فرماتے اور اس سے انکار نہ کرتے۔ مگر جب ایک شخص نے آپ سے اجازت چاہی کہ اگر آپ فرمادیں تو میں بعد نماز لوگوں کو وعظ سنایا کروں تو آپ نے اس کو منع فرمایا۔ اُس نے عرض کیا کہ آپ لوگوں کو نصیحت کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں تیری حالت پر نظر کرتے مجھے یہ خوف ہے کہ کہیں تو پھول کر آسمان پر نہ پہنچ جائے جو تیری خرابی کا باعث ہو۔ دیکھیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اُس میں خود پسندی کے آثار دیکھے تو فوراً اُس کو روک دیا تا کہ اُس کے اعمال حسنہ حبط نہ ہو جائیں۔

حاصل یہ ہے کہ خود پسندی اور مَیں پنا بڑی جہالت ہے۔

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pelo Sahib Hyderabad India Collection Mohammed Qadeer Digitization eGangotri

لہٰذا اُس کا علاج کرنا ضروری سمجھا جائے۔ پس کوئی شخص غیر اختیاری خوبیوں مثلاً قوت وزور یا خوبصورتی یا خوش آوازی پر اتراتا ہو اور اپنے کو اچھا سمجھتا ہو تو اُس کو سمجھنا چاہیئے کہ ان چیزوں کے حاصل ہونے میں میرا دخل ہی کیا ہے کہ اس پر ناز کروں۔ یہ تو حق تعالیٰ کا محض فضل واحسان ہے جو بلا استحقاق وصلہ مجھ کو یہ خوبیاں عطا ہوئیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی غور کرنا چاہیئے کہ یہ سب خوبیاں قابل زوال و ناپائیدار ہیں۔ مثلاً ایک شخص بڑا قوت و طاقتور ہے۔ ذری سی بیماری یا ایک دو روز شدت کا بخار آجائے تو دیکھئے کس قدر ضعف و ناتوانی اُس کو مجبور کرتی ہے کہ بستر سے بغیر توسط دوسرے کے اٹھنا محال ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک عارضی و ناپائیدار چیز پر گھمنڈ کرنا کس قدر نازیبا ہے۔ اگر علم و عقل و زہد و تقویٰ و ریاضت یعنی اختیاری افعال پر ناز ہو تو اُس پر غور کرنا چاہیئے۔ یہ کمالات و محاسن کیونکر حاصل ہوئے اگر حق تعالیٰ ذہن، طاقت، ہمت، دماغ، بینائی، ہاتھ، پاؤں، ارواہ، سماعت مرحمت نہ فرماتا تو کوئی کمال بھی اس کو حاصل نہ ہوتا جس سے وہ اچھے یا بُرے کام کرتا ہے۔

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri

ارادے کی عطا بھی اُسی خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہے اور پھر تمام اسباب کا مہیا کردینا اور ہر ایک میں کامیابی دینا۔ غرض ابتداء سے لے کر انتہاء تک سب کچھ خدا کے ہی اختیار میں ہے۔ پس ایسی حالت میں اپنے نفس پر ناز کرنا، اترانا، مُعطی کو بھول جانا کہاں تک صحیح ہوسکتا ہے؟ مثلاً خزانے کی کنجی بادشاہ کے ہاتھ میں ہو اور وہ خزانہ کھول کر کسی شخص کے حوالے کردے اور وہ اُس میں سے جوہرات اپنی خواہش کے موافق اپنی گود میں بھرلے اور پھر ناز کرنے لگے کہ میں نے اتنے جوہرات حاصل کئے تو ظاہر بات ہے کہ کس قدر احمق سمجھا جائے گا جو ہرات کا سمیٹنے والا خود ہی تھا مگر خزانہ تو شاہی تھا اور کنجی تو بادشاہ ہی کے ہاتھ میں تھی۔ اُس نے اُس پر اپنا احسان کیا اور اُس نے تو اُس کو کنجی عطا فرمائی اور اُسی کی ہی اجازت سے وہ خزانے کے حجرے میں داخل ہوا۔ باوجود اس بے اختیاری و مجبوری کے اپنے فعل پر ناز، خودپسندی کیونکر درست ہوسکتی ہے۔

(دوم) تقویٰ

دوسرا سبب تکبر کا تقویٰ و زُہد ہے۔ تقویٰ کے معنی ڈرنا اور پرہیزگاری۔ یعنی اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حکم کی نافرمانی نہ کرنا اور اس سے ڈرتے رہنا اور اَوامر و نواہی کے پابند رہنا، لغت کشوری

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India Collection of Peer Sahib Qudeeri Digitization eGangotri

وصراح ومصباح الکبیر میں تقویٰ وزہد کے یہی معنی لکھا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ: مَنْ اَی زُھْد قَال وَھِیَ تَقْوٰی. (کذافی المرصاد) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ "زاہد وہ ہے کہ جب کسی کو دیکھے تو کہے یہ مجھ سے بہتر ہے"۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں متقین وزاہدین کی متعدد مقامات میں تعریف فرماتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ (۱) یعنی دور نہ ہوگی جنت متقین کے لئے بلکہ نزدیک کی جائے گی اور ایک مقام میں ارشاد ہوتا ہے: اِنَّ اَکْرَمَکُم عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (۲) یقیناً خدا کے نزدیک زیادہ بزرگ وہی ہے جو متقی ہے اور ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے: اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا. حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا وَکَوَاعِبَ اَتْرَابًا. وَّکَاْسًا دِھَاقًا (۳) یعنی یقیناً پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہوگی۔ اُن کے لئے انگور کے باغ ہیں اور ہم عمر نوجوان عورتیں اور بھرے ہوئے شرابًا طَہُورًا کے پیالے ہیں۔ متقیوں کی شان میں ایک سو سے زائد آیات شریفہ وارد ہیں اور متعدد احادیث سے متقیوں اور پرہیزگاروں کی فضیلت ثابت ہے۔ زُہد وتقویٰ کی اصل عبادت ہے

---

(۱) سورہ ق، آیت: ۳۱ (۲) سورہ حجرات، آیت: ۱۳ (۳) سورہ نبا، آیت: ۳۱ تا ۳۴

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri

اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ عابد کو خدا کے واسطے محبوب جانے اور خدا کی عبادت کے سبب اُس کی تعظیم وتکریم کرے اور بڑا جانے اس حسن عقیدت کے سبب وہ شخص نجات پائے گا............۔(روایت کیا اس کو بخاری نے ابی ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے) جب زاہد و عابد کو یہ علم حاصل ہو جاتا ہے کہ میرا مرتبہ خدا اور رسول کے نزدیک اس قدر بڑا ہے کہ لوگ میری محبت وصحبت سے نجات پائیں گے تو میری تعظیم وتکریم اُن پر واجب ہے۔ بس اپنے کو دوسروں سے افضل واعلیٰ خیال کر کے کبر کے نشے میں سرشار رہتا ہے۔اُس کی ہئیت وحالت و چہرے کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے ایک شخص کی تعریف کی کہ بڑا عابد و نیک ہے ایک روز وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ وہی شخص ہے جس کی ہم نے تعریف کی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس کے چہرے میں شیطان کا نشان معلوم ہوتا ہے۔ جب اُس نے سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُسے قسم دے کر پوچھا تیرے دل میں یہ بات ہے کہ قوم میں مجھ سے افضل اور کوئی نہیں اس نے عرض کیا بیشک میرے دل میں

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad India
Collection of Peer Sahib Quadri Digitization eGangotri

یہی بات ہے(۱) (روایت کیا اس کو احمد و بزار و دار قطنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) دیکھئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے چہرہ کو دیکھتے ہی نور نبوت سے پہچان لیا کہ اُس میں شیطانی آثار نمایاں ہیں چونکہ شیطان بھی بڑا عابد و زاہد تھا۔ ہزاروں سال خدا کی عبادت کیا اور بلحاظ عابد ہونے کے اَنَا خَیرٌ (۲) کہا۔ یہ بھی عابد ہونے کے لحاظ سے استکباراً اَنَا خَیرٌ خیر کہہ کر شیطان کے ساتھ شریک رہا۔ جب انسان عبادت و وظائف ونجاوت میں (اپنے) آپ کو زیادہ مصروف پاتا اور منہیات یعنی نشہ وزنا و جھوٹ و سود و رشوت و مکر و فریب وغیرہ سے بچاتا ہے تو اپنے کو بہت ہی عابد و زاہد پا کر دوسروں پر فخر کرتا اور کریہہ (۳) نظر سے دیکھنے لگتا ہے اور بعض کی تو یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ دوسروں کو ایذا پہنچانے کو اپنی کرامت سمجھنے لگتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی شخص سے اس کو ایذا پہنچے تو جھنجھلا کر کہتے ہیں کہ دیکھتے رہو اللہ تعالیٰ اس کو عنقریب سخت سزا دے گا۔ سزا بھی ایسی ملے گی کہ یاد ہی کرے گا۔ یہ کیا ہے؟ صرف اپنے تقویٰ و عبادت پر تکبر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب تم کسی شخص کو سنو کہ لوگوں کو ہلاک ہونے کی بددعا دیتا ہے تو معلوم کرلو

---

(۱) مسند احمد ۴۲/۵ ، حدیث: ۲۰۴۴۸ ، بزار ص: ۲۰۷ ، حدیث: ۱۸۵۱ (۲) سورہ اعراف (۳) کراہیت

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad
Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Qudri - Digitization eGangotri

کہ وہ خود ہلاک ہو جائے گا چونکہ وہ خدا کی مخلوق کو حقیر جانتا ہے"۔(۱) (روایت کیا اس کو مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے)(احیاء العلوم جلد سوم میں)۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت بیان کی ہے کہ ایک عابد ایک پہاڑ پر عبادت گاہ بنا کر عبادت کرتا تھا اور اُس کو خواب میں حکم ہوا کہ فلاں موچی سے جا کر اپنے لئے دعا کرواتا کہ تیری نجات ہو۔ عابد موچی کے پاس آیا اور پوچھا کہ تمہارا عمل کیا ہے؟ اُس نے کہا میں دن میں روزہ رکھ کر مزدوری کر کے اُس میں سے کچھ خیرات کرتا ہوں اور کچھ بال بچوں کو کھلاتا ہوں۔ عابد بغیر دعا کروائے واپس آیا اور دل میں کہا کہ یہ عمل اچھا ہے مگر ایسا نہیں جیسا کہ میرا عمل ہے۔ میں خدا کی اطاعت کے سوا اور کچھ کام ہی نہیں کرتا۔ دوسری بار پھر خواب میں وہی حکم ہوا کہ موچی سے جا کر پوچھ کہ تیرا رنگ زرد کیوں ہے؟ جب عابد آ کر دریافت کیا تو اس نے کہا جو ادنیٰ نظر پڑتا ہے (مجھے جو بھی ادنیٰ نظر آتا ہے) میں رو کر یہی تصور کرتا ہوں کہ یہ تو نجات پائے گا اور میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اسی غم و رنج میں میری حالت تباہ ہے اور زرد رنگ ہے۔ عابد نے کہا کہ اسی وجہ سے یہ موچی مقبول بارگاہ ہے۔ غرض

(۱) مسلم، حدیث:۲۶۲۳، احیاء العلوم ۳/۳۴۰

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri

یہ کہ عابد اپنی عبادت پر مغرور تھا جو قابل نجات نہ سمجھا گیا اور وہ موچی باوجود عبادت کرنے کے مغرور نہ تھا بلکہ اپنے کو قابل نجات نہ سمجھا اسی لئے خدا کے پاس اُس موچی کا مرتبہ بہ سبب تکبر نہ ہونے کے بڑا تھا۔

حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ علیہ باوجود درجہ متقی و عابد و زاہد و صاحب کرامات ہونے کے جب کبھی تیز ہوا چلتی یا بادل گرجتا تو یوں فرمایا کرتے کہ مجھ بدنصیب کی وجہ سے لوگوں پر یہ مصیبت نازل ہوتی ہے۔ پس اگر عطا مر جائے تو ان مصیبتوں سے لوگوں کو خلاصی مل جائے یہ کہہ کر روتے ہوئے دوسری طرف چل دیتے۔ دیکھئے اس اخلاص و کثرت عبادت پر ان کو کس قدر تواضع اور خدا کا خوف تھا۔ اب اس زمانہ میں تو یہ حالت ہے کہ دو چار ظاہری اعمال پر نازاں ہوتے اور حق تعالیٰ پر احسان جتاتے اور اُس کی حکومت و سلطنت جبروتی کی باگ اپنے ہاتھ میں سمجھتے ہیں۔ یعنی چاہتے ہیں کہ کسی کو ماریں، کسی کو جلائیں اور اپنی عبادت کا اظہار کسی ایک پہلو پیرائے سے ظاہر کریں اور لوگوں میں اپنے کو مشہور کرنے کی کوشش کریں۔ اصل یہ کہ اسبابِ تکبر میں سے تقویٰ و عبادت بھی ایک سبب ہے جو بندہ سبب تکبر کے ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Qadri Digitization eGangotri

(سوم) حسب و نسب

تیسرا سبب تکبر کا حسب ونسب کا ہے۔ایک شخص دوسرے شخص پر ازراہ تکبر اپنی فضیلت جتاتا ہے،ایک قوم دوسری قوم پر ازراہ تفخر اپنا امتیاز قائم کرتی ہے اس میں ایک حیثیت نسب کی بھی ہوتی ہے۔تواریخ واحادیث دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آباواجداد پر فخر کرنے کی رسم بہت قدیم ہے۔زمانۂ جاہلیت میں جہاں اور بہت ساری بُری رسمیں رائج تھیں اپنے حسب ونسب پر فخر وتکبر کرنے کا بھی ایک بُرا رواج تھا۔مگر مذہب اسلام ہی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اُس نے اس قسم کے فخر وامتیاز کی قلعی کھولدی اور اس جامۂ افتخار کا ایک تار علحدہ کردیا۔چنانچہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور امام ترمذی نے حضرت عبداللہ ابی عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹنی پر سوار ہوکر کعبہ مکرمہ کے طواف سے فارغ ہوکر بسبب کثرت الناس اُسی اونٹنی پر یہ خطبہ ادا فرمائے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ تَكَبُّرَهَا بِاٰبَائِهَا، اَلنَّاسُ بَرٌّ تَقِیٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ، وَ فَاجِرٌ شَقِیٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ وَ النَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ تُرَابٍ.(۱)

(۱) ترمذی،حدیث:۳۹۵۵،شعب الایمان للبیہقی، حدیث:۲۲۴۰

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized By eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pesh Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

یعنی خدا کا شکر ہے جس نے تم سے جاہلیت کے عیوب اور آباواجداد پر فخر و تکبر کرنے کی عادت دور کی۔ لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو نیک و پرہیز گار جس کی اللہ کے پاس عزت ہے۔ دوسرا بد بخت جو اللہ کے پاس (بسبب تکبر و فسق و فجور) ذلیل و خوار ہے۔ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا(۱) (روایت کیا اس کو ترمذی نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے) فی زمانہ آج کل عالم ہو یا جاہل اپنے حسب ونسب پر فخر و تکبر کرنے کا عام رواج ہو گیا ہے۔

اپنے آپ کو شریف و اعلیٰ خاندان سمجھ کر تکبر کرتے ہیں۔ پس جس کسی کا نسب شریف ہے وہ ایسے شخص کو حقیر جانتا ہے جس کا اس کے ویسا نسب نہ ہو گو اس سے علم و عمل میں بڑھ کر ہو اور بعض اشخاص تو اپنے نسب پر ایسا غرور کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ اُن کی نظروں میں غلام نظر آتے ہیں اور ان کے ملنے جلنے سے نفرت کرتے ہیں اور پاس بیٹھنے اور باز و کھڑے رہنے کو ذلت و توہین سمجھتے ہیں اور ہمیشہ ان کی زبان پر یہ تفخرانہ الفاظ جاری رہتے ہیں کہ فلاں خاندان کا اور فلاں کا پوتا فلاں کا نواسہ ہوں۔ مجھ جیسا خاندان مشکل سے ملے گا۔ بعض وقت غلبہ غضب میں نورِ عقل پر تاریکی چھا جاتی

---

(۱) ترمذی

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Digitization eGangotri

ہے تو پھر دیکھئے الفاظ کدھر سے کدھر چل دیتے ہیں۔ مد مقابل سے کہا جاتا ہے کہ تیری پردادی کہاں کی تھی؟ تیری نانی میں یہ نقص ہے، تیری کیا اصل ہے جو میرے خاندان کا مقابلہ کرے۔ تجھ بے اصل کی اصل ہی کیا ہے؟ جو میری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے۔ جب لڑکیوں کے دین لین کا وقت آتا ہے تو پھر کیا ہے دفتر کے دفتر الٹ جاتے ہیں۔ مثلاً ایک لڑکا عالم و فاضل و پابند شرع کسی شخص کے پاس پیام پہنچے اتفاق سے اُس لڑکے کے تیسرے اور چوتھے سلسلے میں نانی یا دادی نو مسلمہ ثابت ہو تو دیکھئے کس قدر تحقیر آمیز الفاظ کا استعمال ہوتا ہے اور یہاں تک کہ بحالت غیض کہا جاتا ہے کہ ہماری لڑکی یا لڑکا دھیڑوں اور کافروں کے گھر میں دئے جانے کے لائق ہیں۔ اگر اُن سے کہا جائے کہ باپ اور دادا خاندانی ہے اور لڑکا بھی عالم و فاضل ہے تو جواب ملتا ہے کہ اُس کا علم چولہے میں جائے اُس کی پڑنانی تو نو مسلمہ تھی اُس کے علم کو اور باپ دادا کو لے کر کیا کرنا؟ کیا اپنا حسب و نسب بگاڑ دیا جائے۔ دیکھئے تکبر اس کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا حتیٰ کہ علم و فضل کو چولہے میں جھونک دیا۔

مقدس اسلام نے تو اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ (۱) کی تعلیم سے مساوات کا بہترین سبق دیا اور تمام اسبابِ تفاخر کو ملیامیٹ

(۱) سورہ الحجرات، آیت: ۱۰

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Qudari Digitization eGangotri

کر کے مساوات کی لہر ساری دنیا میں جاری و ساری کر دی۔
تذکرۃ الصحابہ میں لکھا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے (جو بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موذن تھے) قریب قریب اپنی عمر کا حصہ غلامی میں بسر کیا تھا۔ مدینے میں کہیں عقد کرنا چاہا۔ چنانچہ وہ گروہ مہاجرین میں جا کر صاف صاف کہنے لگے کہ میں ایک ادنیٰ حبشی غلام ہوں۔ میرے پاس دولت و زر کچھ بھی نہیں، مفلس و قلاش ہوں باوجود ان باتوں کے مجھے نکاح کرنے کی بھی خواہش ہے کوئی ایسی عورت ہے جو مجھے نکاح کرنے میں عیب نہ سمجھتی ہو۔ انصار و مہاجرین کی شریف عورتیں اپنی گردنیں جھکا کر یہ کہتی تھیں کہ ہمیں آپ سے نکاح کرنے میں کوئی عیب نہیں، قبول و منظور ہے۔ (۱)
حالانکہ وہ صحابیات و مہاجرات میں تھیں اور انہیں بھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا شرف حاصل تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رو کر فرمایا کہ آج ہمارا سردار و آقا اٹھ گیا۔
اس اسلامی کمال و مساوات کو غور کیجئے کہ ایک حبشی و عجمی غلام کی شان میں ایک خلیفہ وقت آقا و سردار کے الفاظ استعمال فرمار ہے

(۱) تذکرۃ الصحابہ

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pelo Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

ہیں۔ یہ کیا ہے وہی تعلیم منور کا اثر ہے جس کو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے مالک کے احکام سے ان کے نفوس کو مزیّن فرمایا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَلْمِزُوْآ اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَالْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (۱) یعنی اپنے ذاتوں کو عیب نہ لگاؤ اور نہ دوسروں کے لئے حقیر القاب تراشو۔ کسی شخص کے مسلمان ہو جانے کے بعد اُس کو بُری طرح یاد کرنا بہت بُری بات ہے اور اس پر بھی اس ناجائز فعل سے باز نہ آئیں اور آئندہ کے لئے توبہ نہ کریں تو وہ ظالموں میں سے ہیں (ظالموں کا ٹھکانا دوزخ ہے) اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے متبعین کو حسب ونسب یعنی آبا و اجداد پر فخر و تکبر کرنے والوں کی مثال بدترین مخلوق یعنی گوبر کے کیڑے سے بھی بدتر و حقیر بتلایا تا کہ اپنے آبا و اجداد پر فخر و تکبر کر کے دوزخ کا ایندھن نہ بنیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: عَنْ حُذَیفة رضی الله عنه قال قال رسولُ اللّٰهِ صلی الله عَلَیه و سلَّم کُلُّکُم بَنُو آدمَ خُلِقَ مِن تُرابٍ ولینهینَ قَوم یفخرُون بِیٓ بائِهِمْ اَولیکونَنّ اهْون عَلی اللّٰه مِن الجعلانِ (۲) یعنی

(۱) سورہ الحجرات، آیت: ۱۰ (۲) مسند بزار، حدیث: ۲۳۹

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Pervez Sahib Quadri Digitization eGangotri

روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ''تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے تھے جو لوگ اپنے آباواجداد پر فخر کرتے ہیں وہ یا تو ایسے تفاخر سے رک جائیں یا یہ کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے پاس گوبر کے کیڑے سے بھی بدتر حقیر بننا پسند کریں (روایت کیا اس کو مسند بزار میں)۔

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ دو شخصوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک دوسرے پر فخر کیا کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں اور یہ بتلا کہ تو کون ہے؟ اُس نے کہا میں بھی فلاں کا بیٹا ہوں۔ بس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے بھی ایسا ہی دو شخصوں نے فخر کیا تھا کہ میں فلاں کا بیٹا اور فلاں کا نواسہ ہوں اسی طرح (نو نسلوں تک) پیڑھی گن دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ جو شخص اپنے آباواجداد پر فخر و تکبر کرتا ہے اُس سے کہہ دو کہ وہ نو کے نو دوزخ میں ہیں تو دسواں ہے''۔(۱) (روایت کیا اس کو عبداللہ بن احمد نے حضرت اُبی بن کعبؓ سے زوائد المسند میں)۔

روایت ہے کہ ایک صحابی اپنا ہی قصہ زمانۂ جاہلیت کا بیان کر رہے تھے کہ میری ایک لڑکی تھی چونکہ عرب میں لڑکیوں کے مار

---

(۱) زوائد المسند، حدیث: ۲۱۲۱۶

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Peer Mohammed Sahib Hyderabad Digitization eGangotri

ڈالنے کا کہیں کہیں رواج تھا میں نے بھی اس خیال سے کہ میرے خاندان کا یہاں کوئی بھی شخص نہیں جس کو میں اپنی لڑکی آئندہ بیاہ کردوں وہ ابا ابا کہہ کر پکارتی تھی وہ پکارتی ہی رہی میں مٹی کے ڈھیلے ڈال کر بند کردیا اس بیدردی کو سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس قصہ کو پھر دہراوٴ۔ اُس صحابی نے اس دردناک ماجرے کو دوبارہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے اختیار روئے یہاں تک کہ روتے روتے ریش مبارک تر ہوگئی۔ ان ہی وجوہات پر نظر کرتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ''اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي مَوْضُوعٌ'' (۱) یعنی آگاہ ہوجاوٴ کہ زمانۂ جاہلیت کے تمام دستور میرے دونوں پاوٴں کے نیچے ہیں۔ حاصل یہ کہ فخرِ انساب کے بارے میں احادیث شریفہ کثرت سے وارد ہیں جس کا ماحصل یہی ہے کہ کسی مسلمان کو بغیر کمال ذاتی کے اپنے آباواجداد پر فخر وتکبر کرنا کہ میں فلاں شخص یا ولی کا بیٹا پوتا یا نواسہ ہوں زیبا نہیں ہے کیونکہ اُن کو جو عزوشرف حاصل ہوا تھا ان کی تواضع ودینداری کے باعث تھا۔ جب وہ اپنی دینداری پر خود ہی

(۱) مسلم، حدیث: ۱۲۱۸

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabad Digitization eGangotri

متکبر نہ تھے تو اُن کی اولاد کس عزت و شرافت پر تکبر کرتی ہے۔
دیندار آباواجداد کا تو حال تھا کہ وہ بعض وقت انجام وخاتمے سے لرز
جاتے اور تمنائیں کیا کرتے کہ ہم گھانس ہوتے کاش کوئی پرند
ہوتے انسان کھالیتا بھلا جن کو علم و عمل دونوں حاصل ہیں وہ تکبر سے
کوسوں دور بھاگتے تھے۔ باوجود ان دونوں صفتوں سے بے بہرہ
ہوکر محض اولاد ہوکر حسب و نسب پر فخر و تکبر کرنے سے یہی سمجھا
جائے گا کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہدایت و تعلیم کی
کچھ بھی قدر نہ کی۔ اگر خصوصیت و فضیلت کی کوئی بات ہے تو وہ
تقویٰ و پرہیز گاری ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: اِنَّ اَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُم اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (۱) یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ
کے نزدیک زیادہ بزرگی اُس شخص کو حاصل ہے جو تم سب سے زیادہ
متقی یعنی خدا سے ڈرنے والا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر شخص کے ظاہری
و باطنی احوال کو بخوبی جانتا ہے۔ جو لوگ اُس کو نہیں مانتے اور نسب
پر ہی فخر کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو اپنے برابر کا نہیں سمجھتے ہیں
اللہ سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک اُن کی حیثیت ایک گوبر کے کیڑے کے
برابر بھی نہ ہوگی اور قیامت میں اُن کے نسب کو نظر انداز فرما کر خفا

---

(۱) سورہ الحجرات، آیت:۱۳

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Hyderabadi Digitization eGangotri

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohsin Quadri Digitization eGangotri
Collection Peer Sahib Hyderabad India

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad
Digitized by eGangotri

Courtesy: Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Digitization eGangotri
Collection Peer Sahib Hyderabad

Asbab-e-Takabbur

Author
Hazrat Fakhre Aauliya
Syed Shah Abdul Razzaq Quadri Laoubali
Al-Maroof Patthar Wale Saheb (Rh)

Tahqeeq, Takhreej, Tadween, Hallul Loghaat

Qitmeer-e-Ghous-e-Azam wa Lateef-e-Laoubali
Dr. Syed Abdul Mohaimin Quadri Laoubali Al-Jeelani Sajjad
Sajjadah Nasheen Bargah Hazrat Patther Wale Saheb
Mustaidpura Karwan, Hyderabad (INDIA)

Zer-e-Ehtemaam

Janab Mohd Ali Shah Madari Quadri Taji (Rh)

Hazrat Haadi-E-Deccan Library & Research Institute, Hyderabad
Digitized by eGangotri